www.KitaboSunnat.com

مكتبة الفهيم

ابتدائی صفحات

تاریخ مرکزی دار العلوم

(جامعہ سلفیہ بنارس)

شیخ محفوظ الرحمٰن فیضی
سابق شیخ الجامعۃ الاسلامیہ فیض عام مئو

مکتبۃ الفہیم
مئو ناتھ بھنجن یوپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ابتدائی صفحات

تاریخ مرکزی دار العلوم

(جامعہ سلفیہ بنارس)

مرتب

شیخ محفوظ الرحمن فیضی

سابق شیخ الجامعہ جامعہ اسلامیہ فیض عام مئو

مکتبۃ الفہیم
مئوناتھ بھنجن یوپی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : تاریخ مرکزی دار العلوم

مرتب : شیخ محفوظ الرحمٰن فیضی

طابع وناشر : مکتبۃ الفہیم مئوناتھ بھنجن یوپی

کمپوزنگ : الفہیم کمپیوٹر مئو

سال اشاعت : اکتوبر ۲۰۱۳ء

تعداد اشاعت : ایک ہزار ایک سو

صفحات : 88

باہتمام

شفیق الرحمٰن، عزیز الرحمٰن

MAKTABA AL-FAHEEM
Raihan Market, 1st Floor, Dhobia Imli Road
Sadar Chowk, Maunath Bhanjan - (U.P.) 275101
Ph.: (O) 0547-2222013, Mob. 9236761926, 9889123129, 9336010224
Email :faheembooks@gmail.com
WWW.faheembooks.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	پیش لفظ	5
2	فروری ۱۹۲۷ء: آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے مئو کے اجلاس عام میں مرکزی دارالعلوم، بنارس کی قرارداد	12
3	نومبر ۱۹۵۸ء: مولانا عبدالوہاب آروی رحمہ اللہ کی ایک اہم تحریر بابت قیام مرکزی دارالعلوم	14
4	مدرسہ فیض عام (مئو) مرکزی مدرسہ (حاشیہ)	17
5	دسمبر ۱۹۵۸ء: مولانا آروی کی دوسری اہم تحریر 'مرکزی دارالعلوم' کی عمارت کے لئے اخوان بنارس کا مومنانہ ایثار	19
6	مجلس عاملہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے خصوصی اجلاس مارچ ۱۹۵۹ء میں اخوان بنارس کی پیشکش کی منظوری	24
7	اس اجلاس میں مرکزی دارالعلوم کے لئے دو سب کمیٹی کی تشکیل ایک عمارت کا نقشہ بنوانے اور بنارس کارپوریشن سے منظور کرانے کے لئے دوسری تعمیر کے لئے سرمایہ کی فراہمی کے لئے۔	27
8	ترجمان ۱۵ر نومبر ۱۹۵۹ء میں مرکزی دارالعلوم کی عمارت کے نقشہ کا اعلان	28
9	اکتوبر ۱۹۶۰ء: مجلس عاملہ کے اجلاس دہلی میں نقشہ کی تیاری میں تاخیر اور آئندہ کے لائحہ عمل پر غور	30
10	خطبۂ صدارت نوگڈھ کانفرنس میں مرکزی دارالعلوم کا ذکر	33
11	عمائدین بنارس کی مرکزی دارالعلوم کی سرپرستی کے لئے آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس سے درخواست	34

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

12	کانفرنس کی طرف سے سرپرستی کی منظوری	35
13	ملحوظہ: نوگڈھ کانفرنس (نومبر ۱۹۶۱ء) کی مبارک ترین کامیابی صرف ایک چیز دستور جدید کی تشکیل اور قدیم دستور میں ترمیم وتنسیخ کی اجازت مولانا جھنڈانگریؒ اور مولانا مختار احمد ندوی کی رپورٹ	36
14	مرکزی دارالعلوم کی تقریب تاسیس اور تعمیری کمیٹی کی تشکیل	40
15	تاسیس وسنگ بنیاد اور دو روزہ عظیم الشان اجلاس عام کی تاریخیں ۲۹، ۳۰ر نومبر ۱۹۶۳ء	43
16	سنگ بنیاد کی مبارک تقریب اور دوروزہ اجلاس عام کی مختصر روداد بقلم حضرت مولانا آروی وغیرہ	45
17	فراہمی سرمایہ کے لئے وفود کی تشکیل اوران کا دورہ، پہلا دورہ مئوناتھ بھنجن کا	54
18	مرکزی دارالعلوم کے تعلیمی افتتاح کی تیاریاں، نصاب تعلیم کمیٹی کی تشکیل	58
19	مجوزہ نصاب تعلیم اور تعلیمی افتتاح کے متعلق اہم فیصلے	60
20	مرکزی دارالعلوم کی پہلی مجلس منتظمہ کی تشکیل	63
21	دارالعلوم کے دستور وقواعد کی ترتیب کے لئے دستور ساز کمیٹی کی تشکیل	65
22	مجوزہ دستور پر مجلس منتظمہ میں غور وخوض اور اس کی منظوری	66
23	مجلس منتظمہ کے عہدہ داران کا انتخاب	67
24	تعلیمی افتتاح کی مبارک تقریب اور دوروزہ عظیم الشان اجلاس عام (۲۱، ۲۲ر مارچ ۱۹۶۶ء) کی مفصل روداد بقلم مولانا آزاد رحمانی ومولانا مختار احمد ندوی	68
25	باقاعدہ تعلیم کا آغاز ۲۶ر ذوالحجہ ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۹ر اپریل ۱۹۶۶ء	80
26	وفیات الاعیان رحمہم اللہ اجمعین	83

☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

ان الحمد للّٰہ الذی خلق الانسان، علمه البیان، الذی علم بالقلم، علم الانسان مالم یعلم، والصلوٰة والسلام الأتمان، علی عبده ورسوله الذی انزل علیه القرآن، وأوتی جوامع الکلم، محمد سید ولد آدم، وعلی آله وصحبه الذین جاهدوا بأموالهم وانفسهم، ورضی اللّٰہ عنهم، وبعد

زیر نظر کتابچہ مرکزی دارالعلوم (جامعہ سلفیہ) بنارس کی ابتدائی تاریخ سے متعلق ہے جو تین حصوں پر مشتمل ہے، پہلے حصہ میں آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کی مرکزی دارالعلوم کے قیام کی تجویز، عمائدین جماعت اہلحدیث مدن پورہ، بنارس (مولانا عبدالاحد واخوانہ مالکان تاج سلک پیلس، خانوادۂ تاجاوارث) کی اس کے لئے بنارس میں اپنی ایک بیش قیمت وسیع وعریض قطعہ آراضی کی ۱۹۵۸ء میں پیش کش، کانفرنس کی مجلس عاملہ منعقدہ ۱۹۵۹ء میں اس پیش کش کی منظوری، اور اس پر تعمیر کے سلسلہ کی تیاریاں، وغیرہ تفصیلات بیان کی گئی ہیں، یہ حصہ ’’ترجمان‘‘ دہلی کے شمارہ یکم مئی ۲۰۱۳ء میں گرامی قدر مولانا اصغر علی امام مہدی حفظہ اللہ ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ اہلحدیث ہند کی خصوصی توجہ سے شائع ہو چکا ہے۔

دوسرا حصہ ۱۹۶۳ میں مرکزی دارالعلوم کے سنگ بنیاد و تاسیس کی پر مسرت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریب کی مختصر روداد پر اور تیسرا حصہ مارچ ۱۹۶۶ء میں مرکزی دار العلوم کے تعلیمی افتتاح کی پروقار تقریب کی مختصر تفصیل پر مشتمل ہے، تینوں حصے بیشتر عمائدین جماعت کی تحریروں کے اقتباسات پر مشتمل ہیں، جو پختہ دستاویزی حیثیت کے حامل ہیں۔

پہلے حصہ کی اشاعت کے بعد بعض اخوان کی تحریک پر دوسرے وتیسرے حصوں کا اضافہ کیا گیا ہے، پہلے حصہ کی تسوید کا محرک اور مقصود سوائے اس کے کچھ نہیں ہے کہ دوران مطالعہ اس موضوع سے متعلق جو معلومات راقم الحروف کو دستیاب ہوتی رہیں انھیں مرتب کر کے اخوان جماعت کے سامنے پیش کر دیا جائے، ہوسکتا ہے ''داشتہ بہ کار آید'' کے بمصداق یہ مرکزی دار العلوم (جامعہ سلفیہ) بنارس کی مفصل، اور مستند تاریخ کے ابتدائی حصہ کے لئے کچھ مددگار ثابت ہو۔

پہلے حصہ کی جمع وترتیب میں کچھ اپنے محفوظات میں محفوظ ''ترجمان'' دہلی کے شماروں اور جامعہ اسلامیہ فیض عام، جامعہ محمدیہ (کھیدوپورہ) اور جامعہ اثریہ دارالحدیث کے کتب خانوں میں موجود ''اہلحدیث امرتسر، ''اہلحدیث دہلی، ''ترجمان، دہلی' اور ''الہدیٰ'' دربھنگہ کی فائلوں سے مدد ملی ہے۔

اور دوسرے وتیسرے حصوں کی جمع وترتیب کے لئے مذکورہ بالا مراجع ومصادر کے علاوہ ''ترجمان'' دہلی جنوری ۱۹۶۴ء کے تاسیس نمبر'' اور ''ترجمان'' دسمبر ۱۹۶۶ء کے ''تعلیمی افتتاح نمبر'' اور فاضل گرامی خورشید احمد عبدالجلیل ایس نگری (متعلم جامعہ سلفیہ ۱۴۱۴ھ۔۱۴۱۵ھ/۱۹۹۴۔۱۹۹۵) کے مقالہ برائے سند عالمیت بعنوان ''جامعہ سلفیہ مرکزی دار العلوم تحریروں کے آئینے میں'' سے بطور خاص اخذ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واستفادہ کیا گیا ہے۔

مذکورہ مقالہ میں دوسرے وتیسرے حصہ سے متعلق نہایت قیمتی مواد اور مفید معلومات جمع کرنے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے، فاضل مرتب اس کے لئے مبارکباد اور شکریہ کے مستحق ہیں۔ اگر چہ اس مقالہ میں پہلے حصہ سے متعلق کوئی قابل ذکر مواد منقول نہیں ہے۔

محترم مولانا عبداللہ سعود حفظہ اللہ ناظم اعلیٰ جامعہ سلفیہ، بنارس، کا میں تہ دل سے شکر گزار اور ممنون ہوں کہ موصوف نے مذکورہ بالا مراجع مقالہ ''مرکزی دارالعلوم جامعہ سلفیہ تحریروں کے آئینے میں'' اور ''تاسیس نمبر'' اور ''تعلیمی افتتاح نمبر'' جامعہ کی لائبریری سے مجھے مستعار عنایت فرمایا اور کچھ وقت کے لئے میری تحویل میں دینے کی لائبریرین مولوی محفوظ الرحمٰن سلفی کو اجازت مرحمت فرمائی، اس خصوص میں عزیزم مولوی محفوظ سلفی سلمہ کا شکریہ ادا کرنا بھی میں نہایت ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ ان مراجع کی نشاندہی عزیزم ہی نے کی تھی اور ان کے تعاون کے بغیر ان مراجع تک ناچیز کی رسائی ممکن نہیں تھی۔ فجزاھم اللہ افضل الجزاء۔

میں نے رسالہ ھذا کے نام میں بھی اور مضمون میں بھی ''جامعہ سلفیہ'' کے بجائے ''مرکزی دارالعلوم'' لکھنے کو ہی ترجیح دی ہے، کیونکہ ہمارے بزرگوں نے اس ادارہ کے لئے یہی نام ''مرکزی دارالعلوم'' تجویز فرمایا تھا، اور اسی کو پسند کیا تھا، اور اول روز سے وہ اسی نام سے موسوم ومعروف ہوا تھا، اور اب بھی بہت سے فضلاء و وابستگان ادارہ ھذا کے ایک بڑے حلقہ میں وہ اسی نام سے یاد کیا جاتا ہے، اور شاید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نام میں جو تاریخیت و معنویت اور مرکزیت ہے وہ ''جامعہ سلفیہ'' نام میں نہیں ہے، (اگر چہ اس نام کی بھی معنویت واہمیت ہے) اسی واسطے بعد میں- غالبًا ۱۹۷۲ء میں- جب اس ادارہ کی اس وقت کی مجلس منتظمہ نے ''مرکزی دارالعلوم'' کے بجائے اس کا ''جامعہ سلفیہ'' نام قرار دینے کی تجویز پاس کی اور اسے اختیار کیا، تو زعیم جماعت مولانا عبدالوہاب صاحب آروی رحمہ اللہ نے نام کی اس تبدیلی پر اپنی ناخوشی بلکہ سخت ناراضگی اور برہمی کا اظہار فرمایا تھا، (یہ مجھ سے مولانا مستقیم صاحب سلفی استاذ جامعہ سلفیہ نے بیان کیا ہے)۔

مرکزی دارالعلوم کی تاریخ سے متعلق ان سطور کی تحریر واشاعت کے موقع پر فضیلۃ الاستاذ ڈاکٹر حافظ مقتدیٰ حسن ازہری رحمہ اللہ کی شدت سے یاد آ رہی ہے۔ ع

چہ خوش بودے اگر آں ازہری ایں ''غنچہ'' می دیدے۔

لیکن واحسرتا ۔

آپ کی بزم میں سب کچھ ہے مگر داغ نہیں

آج ''وہ خانہ خراب'' ہم کو بہت یاد آیا

رحمه الله رحمة واسعة، ونور مرقده واكرم نزله، ورفع درجاته في فسيح جناته،

آمين آمين ، لا ارضى بواحدةٍ

حتى أضيفَ اليه الف آمينا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصحاب علم اخوان جماعت سے گزارش ہے کہ ناچیز راقم الحروف کی غلطیوں کی اصلاح فرمانے اور ناچیز کو بھی ان سے مطلع کرنے کی زحمت فرمائیں گے، شکریہ،

اب چند باتیں مکتبہ الفہیم مئو کے متعلق لکھنا ضروری ہے اس لئے کہ وہی میری اکثر کتابوں کا ناشر ہے، یہ تاریخی رسالہ بھی اسی کی کوششوں سے منظر عام پر آرہا ہے ورنہ اس طرح کی خشک تاریخی چیزوں کو منظر عام پر لانے میں اکثر ناشرین ''مارکیٹ'' کو نظر میں رکھتے ہیں۔

مکتبہ الفہیم (مئوناتھ بھنجن) نے ۱۹۹۵ء میں اپنے قیام کے بعد بہت کم مدت میں جو کامیابی و ترقی اور نیک نامی و ناموری حاصل کی ہے وہ یقیناً قابل رشک ہے، اس مکتبہ کے بنیادی طور پر ایک مکتبہ تجاریہ ہونے سے انکار نہیں، لیکن اس کے باذوق، علم دوست، سلفی الفکر اور بلند حوصلہ ذمہ داران عزیزان گرامی مولوی شفیق الرحمٰن فیضی و مولوی عزیز الرحمٰن فیضی نے روز اول ہی سے تجارت اور تجارت میں صدق وامانت، حسن معاملہ اور داد وستد میں درستگی وصفائی کو اپنا شعار بنانے کے ساتھ، دینی وعلمی، اور ادبی و تاریخی کتابوں کی بالعموم، اور مسلک حق اور مسلک سلف کی نمائندہ کتابوں کی بالخصوص اشاعت کو اپنے پاکیزہ مقاصد میں شامل رکھا، اور وہ اس پاکیزہ موقف پر کمال استقلال اور تمام صبر وثبات کے ساتھ قائم ہیں۔

اس منہج کے بارے میں نیز کتابت وطباعت یعنی معنوی خوبی کے ساتھ ظاہری خوبیوں کے بارے میں بھی اصحاب مکتبہ نے جو عمدہ اور بلند معیار اختیار کیا اس بارے میں وہ کبھی تجارتی فائدہ کی خاطر تنازل کو پسند نہیں کرتے، توحید وسنت کی نمائندہ کتابوں کی اشاعت میں مکتبہ الفہیم کا کردار نمایاں ہے، اس نے پہلی بار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناظر اہل حدیث مولانا محمد جونا گڈھی (متوفی ۱۹۴۱ء) کی گرانقدر تالیفات ''دین محمدی'' (یعنی ترجمہ اعلام الموقعین لابن القیم) ودیگر بہت سی ''محمدیات'' کی دوبارہ محقق اشاعت کا منصوبہ بنایا اور اس سلفی تراث کو اہل علم تک پہونچانے میں کامیابی حاصل کی، اس کے علاوہ بھی بہت سی اہم کتابیں مثلاً: تفسیر احسن البیان، ہندوستان میں وہابی تحریک، فتاویٰ علمیہ، تحریک آزادی فکر اور شاہ ولی اللہ کی تجدیدی مساعی، عقیدۂ اہلحدیث، فقہ الاسلام (شرح بلوغ المرام) جواہر الایمان (شرح اللولو والمرجان) الصارم المسلول علی شاتم الرسول وغیرہ۔ اور سیکڑوں رسائل مکتبہ نے شائع کئے ہیں اور یہ زریں سلسلہ برابر جاری وساری ہے، مکتبہ کا یہ کام، ان شاء اللہ یقیناً ''ہم خرما وہم ثواب'' کا مصداق ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

مکتبہ ھذا کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کے علم دوست ذمہ داروں کی سرپرستی اور علمی تعاون نے بہت سے اہل علم کو جو صاحب قلم نہیں تھے صاحب قلم اور مولف ومصنف بننے کا زریں موقع دیا، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسی طرح مکتبہ کو دین اور علوم دین کی مسلسل خدمت کرتے رہنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین

ہیچمداں
محفوظ الرحمٰن فیضی
مئوناتھ بھنجن
(9795252620)

۱۴ رشعبان المعظم ۱۴۳۴ھ
۲۴ رجون ۲۰۱۳ء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جماعت اہل حدیث کی ایک مرکزی درسگاہ یا مرکزی دارالعلوم کے قیام کا منصوبہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے دستور اساسی کے اغراض ومقاصد میں روز اول سے شامل رہا ہے، عمائدین جماعت اس منصوبہ پر برابر غور وخوض کرتے رہے اور اس کے لئے خاکے مرتب کرتے اور اس میں رنگ بھرنے کی فکر وسعی کرتے رہے، اس کی تاریخ مرتب کرنے کے لئے آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے سن قیام ۱۹۰۶ء کے بعد سے ہندوستان کے طول وعرض میں منعقد ہونے والے آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے کل ہند اجلاس عام اور اس کی مجلس عاملہ کے اجلاس اور ان کی قراردادوں اور کارروائیوں کی تفصیلات اور تاریخ وار معلومات کا حاصل ہونا ضروری ہے، یہ تفصیلات آزادی ہند سے پہلے ''اخبار اہلحدیث'' (امرتسر) میں اور آزادی کے بعد ''ترجمان'' (دہلی) اور ''اہل حدیث'' (دہلی) میں شائع ہوتی رہی ہیں۔

مرکزی دارالعلوم کے قیام کا دیرینہ خواب جو آزادیٔ ہند کے بعد شرمندہ تعبیر ہوا۔ اس کی ابتدائی تاریخ اور مراحل کی جمع وترتیب کے لئے ''ترجمان'' دہلی اور ''اہل حدیث'' (دہلی) کے ۱۹۵۸ء، ۱۹۵۹ء اور ۱۹۶۰ء کے تمام شماروں کا دستیاب ہونا اور پیش نظر رہنا از بس ضروری ہے۔ لیکن صد افسوس کہ تلاش بسیار کے باوجود یہ سب شمارے ناچیز کو مئو میں دستیاب نہ ہوسکے اور بروقت یہ مجھ سے کم کوش وناتواں کے بس میں نہیں ہے کہ بیرون مئو کا دورہ کر کے ان سب شماروں کو حاصل کرنے اور ان سے معلومات کی اخذ وتحصیل اور جمع وترتیب کا فریضہ انجام دے سکے، تاہم بروقت مئو میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو کچھ حاصل ہے اسے جمع کر کے پیش کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہو سکتا ہے داشتہ بہ کار آید۔

فروری ۱۹۲۷ء: آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے مئو کے اجلاس عام میں "مرکزی دار العلوم بنارس" کی قرارداد

اس سلسلہ میں بطور تمہید سب سے پہلے آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے چودہویں کل ہند اجلاس عام منعقدہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ فروری ۱۹۲۷ء بمقام مئو ناتھ بھنجن میں پاس شدہ تجویزوں اور قرار دادوں میں سے گیارہویں تجویز و قرار داد جو "مرکزی دار العلوم" کے قیام سے متعلق ہے پیش کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے جو "اخبار اہل حدیث" (امرتسر) شمارہ ۴ مارچ ۱۹۲۷ء مطابق ۲۹ رشعبان ۱۳۴۵ھ میں شائع شدہ ہے۔ ملاحظہ ہو:

"چونکہ آج کل اہلحدیث کا کوئی ایسا مدرسہ نہیں ہے جس کو مرکزیت کی حیثیت حاصل ہو، اور وہاں سے ایسے لوگ فارغ التحصیل ہو کر نکلیں جو جامع منقول و معقول ہوں اور ضرورت زمانہ کے مطابق ہوں، اس لئے یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ جلد سے جلد اس صوبہ کے شہر "بنارس" میں ایک مدرسہ قائم کیا جائے جو اس کمی کو باحسن طریق پوری کرے جو جماعت کے ممتاز علماء کی وفات کے باعث پیدا ہو گئی ہے، اور اقطار ہند کے تمام افراد اہلحدیث کو اس امر کے لئے فراہمی سرمایہ کی طرف توجہ دلائی جائے اور اس کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی جائے جس کے ممبران حسب ذیل ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الف) مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری،

(ب) مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی

(ج) مولانا عبدالرحمٰن صاحب مبارکپوری (شارح ترمذی)

(د) مولانا محمد صاحب جونا گڈھی

(ہ) مولوی ابوالقاسم صاحب (سیف) بنارسی

(و) مولوی عبدالمجید صاحب (حریری) بنارسی

(ز) مولوی عبدالمتین صاحب بنارسی (*)

مذکورہ اجلاس سے پہلے بھی اس طرز کے ایک مرکزی مدرسہ (مرکزی دارالعلوم) کے قیام کی تجویز کانفرنس کے اور اس کی مجلس عاملہ کے اجلاسوں میں آئی ہوگی، اور اس کے بعد بھی آزادی ہند سے پہلے بھی اور بعد میں بھی آتی رہی ہوگی، اس طویل مسافت کو مختصر کرتے ہوئے ہم ہندوستان کی آزادی اور تقسیم ملک کے بعد کے دور میں آجائیں اور بدلے ہوئے حالات میں ہندوستان میں آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کی جدید تنظیم و تشکیل کے بعد اس کے پہلے صدر قائد جماعت حضرت مولانا عبدالوہاب آروی رحمہ اللہ واکرم مثواہ کی ایک زریں تحریر پڑھیں، یہ تحریر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی مجلس عاملہ کے اجلاس عام منعقدہ ۳/۴/۵/۱ اکتوبر ۱۹۵۸ء بمقام مالیگاؤں کے موقع کی ہے، یہ اجلاس مولانا آرویؒ ہی کے زیر صدارت منعقد ہوا تھا، یہ بہت اہم اجلاس تھا، اس کی اہمیت پر ''ترجمان'' (دہلی) شمارہ ۱۵/ستمبر ۱۹۵۸ء کے اداریہ میں بایں الفاظ روشنی ڈالی گئی ہے:

(*) پاکوڑ کل ہند اجلاس عام (مارچ ۲۰۰۴/محرم ۱۴۲۵ھ) کے موقع پر بھی ایک مضمون میں میں نے ضمناً اس تجویز کا ذکر کیا تھا، یہ مضمون اس اجلاس عام کے یادگاری نمبر میں بھی شائع شدہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اس اجلاس میں جو مسائل زیر بحث آئیں گے ان کے پیش نظر یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس گزشتہ تمام اجلاسوں سے اہم اور کانفرنس کی پچاس سالہ تاریخ میں اپنی نوعت کا پہلا اجلاس ہوگا جس میں جماعت کے مستند مدارس میں واحد نصاب تعلیم کا نفاذ، مرکزی دار العلوم کا قیام، جماعت کی ملک گیر تنظیم اور ابتدائی دینی تعلیم کے مرکزوں کی تاسیس اور شعبہ تبلیغ کی توسیع جیسے اہم مسائل زیر بحث آئیں گے جن کے لئے ہندوستان بھر کے اخوان اہل حدیث مضطرب اور بے چین ہیں" (ترجمان، دہلی شمارہ ۳۰ رصفر ۱۳۷۸ھ۔ ۱۵ر ستمبر ۱۹۵۸ء)

اکتوبر و نومبر ۱۹۵۸ء: مولانا عبدالوہاب آروی رحمہ اللہ کی اہم تحریر بابت قیام مرکزی دار العلوم

مولانا آروی رحمۃ اللہ علیہ کی وہ اہم تحریر "ترجمان" (دہلی) کے شمارہ یکم ربیع الثانی ۱۳۷۸ھ مطابق ۱۵ر اکتوبر ۱۹۵۸ء میں بعنوان "مرکزی دار العلوم" شائع ہوئی تھی۔ مولانا موصوف رقمطراز ہیں:

"آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کا موجودہ دستور اساسی مئی ۱۹۴۴ء میں تیار ہوا تھا اور ہند و پاک کے ان مقتدر علماء اور جماعت کے عمائدین نے اس کو تیار کیا تھا جو بہترین دل و دماغ کے مالک تھے۔ دستور کے اغراض و مقاصد میں ایک (دفعہ) "مرکزی دار العلوم" کا قیام بھی ہے، ظاہر ہے کہ اس وقت دہلی میں جماعت کے متعدد چھوٹے بڑے مدارس عربیہ موجود تھے اور دار الحدیث رحمانیہ دہلی پورے عروج پر تھا، اور ملک کے طول و عرض میں اہل حدیث کے بڑے مدارس جو اس وقت ہیں اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت بھی تھے، اس کے باوجود جماعت کے بابصیرت اور تجربہ کار زعماء نے ''مرکزی دارالعلوم'' اہل حدیث کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے اس کو کانفرنس کے دستور اساسی کی ایک اہم دفعہ قرار دیا۔

ان بزرگوں کے پیش نظر یہ حقیقت تھی کہ جماعت اہل حدیث ایک علمی اور دینی جماعت ہے، اس کا سرمایہ حیات علوم دینیہ ہیں، علوم دین کا جتنا سرمایہ اس کے پاس ہوگا اتنا ہی یہ جماعت مضبوط ہوگی اور ترقی کرے گی۔

اب سے چودہ سال قبل (یعنی ۱۹۴۴ء میں) یہ تجویز منظور ہوئی تھی، اس وقت اس کے لئے ابتدائی سرمایہ کے بطور کم سے کم اگر ایک لاکھ روپیہ کی ضرورت تھی تو آج (یعنی ۱۹۵۸ء میں) پانچ لاکھ روپۓ کی ضرورت ہے، سردست پانچ لاکھ کی رقم مہیا ہونا مشکل ضرور ہے، مگر محال نہیں ہے اور یہ بھی مناسب نہیں ہے کہ مجوزہ سرمایہ کے فراہم ہونے تک یہ اسکیم ملتوی رہے، بلکہ بہتر یہی ہے کہ ایک طرف کام کی بنیاد بھی پڑ جائے، اور دوسری طرف سرمایہ بھی فراہم ہوتا رہے، ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک عرصہ کے غور وفکر کے بعد اہل حدیث کے ''مرکزی دارالعلوم'' کا جو خاکہ میں نے مرتب کیا تھا، اس کو مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ مالیگاؤں میں اراکین کے سامنے پیش کر دیا، معزز اراکین نے اس پر آزادانہ طور سے تبادلہ خیال کیا، اور اس کے تمام پہلوؤں پر تین گھنٹے غور وخوض اور افہام وتفہیم کے بعد اس خاکہ کو منظور کر لیا۔

اس سلسلہ میں جمعیت اہل حدیث ومنتظمہ کمیٹی جامعہ اسلامیہ اکبر پور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمنی ضلع بستی (حالیہ سدھارتھ نگر) کے مخلصین کا وہ رجسٹری خط بھی اراکین کے سامنے پیش ہوا ''جو میرے نام بذریعہ رجسٹری مالیگاؤں کے پتہ پر اسی دن مجھ کو ملا تھا''، جس میں جمعیۃ مذکورہ کے مخلص اراکین نے مرکزی دارالعلوم کے لئے اپنے مدرسہ کی وسیع عمارت جس کے ساتھ جدید تعمیر، مسجد، کنواں اور تقریبا آٹھ بیگھہ زمین ہے، کانفرنس کے نام وقف کرنے کو کہا تھا، نیز یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ اگر ضرورت ہوگی تو چار پانچ بیگھہ زمین اور بھی دیں گے۔

جمعیت اہل حدیث و مجلس منتظمہ جامعہ اسلامیہ اکبر پور جمنی کی للّٰہیت اور اس کی مخلصانہ پیش کش سے آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی مجلس عاملہ کے اراکین بہت متاثر ہوئے اور ان کے اس مبارک اقدام پر ان کی خدمت میں مجلس عاملہ نے ہدیہ تبریک وتہنیت پیش کیا، اور صدر کانفرنس سے استدعا کی کہ اس سلسلہ میں جملہ ضروری معلومات بذریعہ مراسلات حاصل کریں اور مناسب سمجھیں تو اکبر پور جمنی جا کر مدرسہ کی جائے وقوع بھی دیکھیں۔

مرکزی دارالعلوم کے لئے جگہ کا قطعی فیصلہ جماعت اہل حدیث کی مستند درسگاہوں کے نمائندوں کے کنوینشن کے بعد ہی ہوگا، جس کی تجویز مجلس عاملہ کے اجلاس مالیگاؤں میں بالاتفاق منظور ہو چکی ہے، اس کنونشن میں ان مستند درسگاہوں کے وحدت نصاب پر غور ہوگا، جماعت اہل حدیث کی یہ عظیم الشان علمی و دینی خدمت ہوگی، ان شاء اللہ۔ جن عظیم درسگاہوں کی فہرست مجلس عاملہ نے مرتب کی ہے ان سے عن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قریب مرکزی دفتر اس سلسلہ میں مراسلت شروع کرے گا''۔

(ترجمان دہلی، ۱۵/اکتوبر ۱۹۵۸ء)

مالیگاؤں میں منعقد مجلس عاملہ کے مذکورہ اجلاس میں مرکزی دارالعلوم کے قیام کے تعلق سے مندرجہ ذیل کارروائی پاس ہوئی تھی:

''دفعہ:۳۔ کے تحت مرکزی دارالعلوم کا خاکہ صدر محترم نے بایں طور پیش کیا کہ ایسی درسگاہ فی الحال قائم کی جائے جس میں ہمارے مستند مدارس (*) کے جو فارغ

(*) مذکورہ اجلاس مالیگاؤں میں دفعہ:۲۔ کے تحت یہ کارروائی ہے: مستند مدارس عربیہ اہلحدیث میں وحدت نصاب کی ضرورت باتفاق تسلیم کی گئی، مستند مدارس عربیہ سے مراد مجلس عاملہ کے نزدیک یہ ہے کہ جماعت اولیٰ سے لے کر جماعت ثامنہ تک درس نظامی کے تحت تعلیم کا ہر سال اہتمام ہو، جیسے مدرسہ فیض عام، مئو، دارالعلوم احمدیہ سلفیہ، دربھنگہ، جامعہ دارالسلام عمرآباد، جامعہ رحمانیہ بنارس مظہر العلوم بٹنہ ضلع مالدہ وغیرہ (محولہ بالا ''ترجمان'' و''اہلحدیث'')

اس وقت اہلحدیث مدارس میں مدرسہ فیض عام کی اولیت اور ایک گونہ مرکزی حیثیت مسلمہ تھی۔ نیز آزادی کے بعد ۶۰۔۱۹۵۹ تک بعض اکابر کا مرکزی دارالعلوم کے قیام کے تعلق سے موقف یہ تھا کہ ''اس کے لئے علیحدہ سے کوئی مرکزی درسگاہ قائم کرنے اور جماعت پر ایک مزید ادارہ کا اضافی بار بڑھانے کے بجائے جماعت کے موجودہ بڑے اور مستند مدارس جن مین ہر قسم کی تعلیم دیجاتی ہے میں سے کسی کو مرکزی درسگاہ کی حیثیت دے دی جائے، اور اسی حیثیت میں اس کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کیا جائے، مرکزی دارالعلوم قائم کرنے کا یہ ایک آسان حل ہے'' (اخبار اہلحدیث یکم و ۱۵/اپریل ۱۹۵۹ء) شاید اسی پس منظر میں یو، پی اہل حدیث کانفرنس جس کے سالانہ اجلاس مختلف اضلاع میں منعقد ہوتے رہتے تھے، اس کے اجلاس منعقدہ مئو آئمہ ۱۳۷۷ھ/۱۹۵۷ء میں یہ تجویز پاس ہوئی تھی کہ:

''جماعت اہل حدیث کو ایک مرکزی مدرسے کی سخت ضرورت ہے، اور مدرسہ فیض عام (مئو) میں اس کی صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہے۔ اس مدرسہ کو جماعت اہل حدیث کا مرکزی مدرسہ تسلیم کیا جاتا ہے''۔ ===

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلبہ کسی خاص فن میں مثلاً فن حدیث یا تفسیر میں انتہائی مہارت، ریسرچ حاصل کرنا چاہیں تو ان کو داخل کیا جائے، ہاؤس نے صدر محترم سے درخواست کی کہ اس مقصد کے حصول کے لئے مناسب اقدامات کریں۔ اس سلسلہ میں جمعیت اہلحدیث اور مجلس منتظمہ جامعہ اسلامیہ اکبر پور جمنی نے ''مرکزی دارالعلوم'' کے لئے جامعہ موصوفہ کی عمارت اور اس کے ساتھ آٹھ بیگھہ زمین کی جو مخلصانہ پیشکش کی ہے، یہ اجلاس جمعیت اہل حدیث و مجلس منتظمہ (جامعہ اسلامیہ جمنی) کے اراکین کی خدمت میں ہدیہ تشکر وتبریک پیش کرتا ہے اور صدر محترم سے استدعا کرتا ہے کہ اس سلسلہ میں مزید ضروری معلومات بذریعہ مراسلت حاصل کریں اور اگر مناسب سمجھیں تو خود اکبر پور جمنی تشریف لے جا کر جامعہ کو ملاحظہ کریں''۔

(ترجمان، دہلی، یکم نومبر ۱۹۵۸ء و اہل حدیث، دہلی ۱۵ر نومبر و یکم دسمبر ۱۹۵۸ء)

☆☆☆

=== ''اس تجویز کے بعد اراکین مدرسہ فیض عام نے اعیان کانفرنس کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کانفرنس کی تجویز کا خیر مقدم کیا، اور اس وقت سے مدرسہ کو بام عروج پر پہونچانے کے لئے مزید لائق مدرسین کی تلاش اور طلبہ کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ کرنے کا عزم مصمم کرکے دوادوش شروع کردی اور حسب معمول ۷ر شوال ۱۳۷۴ھ سے طلبہ کا داخلہ شروع ہوا، اور ڈھائی سو سے زائد طلبہ داخل کئے گئے اور ان میں ایک سو طلبہ بیرونی تھے، جن کے قیام و طعام کا مدرسہ کفیل تھا'' (ماخوذ از اشتہار شائع کردہ ناظم صاحب مدرسہ فیض عام مولانا محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ، اصل اشتہار کی ایک کاپی آفس صدر مدرس جامعہ فیض عام میں راقم الحروف کے محفوظات میں محفوظ ہے)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دسمبر ۱۹۵۸ء: مولانا آرویؒ کی دوسری اہم تحریر "مرکزی دارالعلوم" کی عمارت کے لئے اخوان بنارس کا مومنانہ ایثار

آئندہ سطور میں مولانا آروی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور اہم تحریر پیش کی جاتی ہے، جس سے معلوم ہوگا کہ مرکزی دارالعلوم کے لئے زمین کی پیش کش اہل حدیث عمائدین بنارس نے، اکبر پور جمنی کے اخوان جماعت سے برس دن پہلے کی تھی، (کیونکہ جمنی والوں کی پیشکش اواخر ۱۹۵۸ء کی ہے اور اعیان بنارس کی پیش کش اوائل ۱۹۵۸ء کی ہے والفضل للمتقدم) مولانا آرویؒ کی یہ تحریر "اہلحدیث" دہلی، کے شمارہ ۱۵ر دسمبر ۱۹۵۸ء میں شائع شدہ ہے عنوان ہے: "مرکزی دارالعلوم اہلحدیث کی عمارت کے لئے بیش بہا پیش کش، اخوان بنارس کا مومنانہ ایثار" مولانا تحریر فرماتے ہیں:

"تقریباً ایک سال پیشتر (گویا اوائل ۱۹۵۸ء میں) فاضل جلیل مولانا نذیر احمد صاحب رحمانی صدر الاساتذہ جامعہ رحمانیہ بنارس اور صاحب فضیلت مولانا عبید اللہ صاحب شیخ الحدیث مبارکپوری کی معرفت جماعت اہلحدیث بنارس کے رؤساء محترمان جناب مولوی عبدالاحد صاحب وجناب مولوی عبدالمتین صاحب وجناب مولوی عبدالحق صاحب وجناب حاجی محمد صدیق صاحب و جناب حاجی محمد فاروق صاحب کا یہ پیغام مجھے ملا تھا کہ ایک بہت ہی وسیع اور قیمتی زمین ہمارے پاس ہے، اگر آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس "مرکزی دارالعلوم"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل حدیث کی عمارت کے لئے اس کو پسند کرے تو ہم لوگ بڑی خوشی کے ساتھ اس کو دینے کے لئے تیار ہیں۔ (*)

خیال تھا کہ مستقبل قریب میں مجلس عاملہ کے اجلاس میں مرکزی دار العلوم کا مسئلہ پیش ہوگا، اس وقت بنارس جا کر زمین بھی دیکھ لی جائے

(*) مولانا عبدالمتین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مرکزی دار العلوم کے سنگ بنیاد (نومبر ۱۹۶۳ء) کے موقع کی اپنی تقریر میں اسی پیش کش کا ذکر کرتے ہوئے یہ وضاحت وصراحت فرمائی ہے کہ: ''یہ قطعہ زمین میرے بھائیوں نے جن میں میں بھی شریک تھا خریدی تھی...... جامعہ رحمانیہ میں جب جگہ کی تنگی محسوس ہوئی تو ہم نے اور ہمارے بھائیوں نے بالاتفاق یہ طے کیا کہ یہ زمین جامعہ رحمانیہ کے لئے مخصوص کر دی جائے، تا کہ اس کی عمارت کی وسعت ہو سکے، عربی تعلیم کے درجے الگ کر دیئے جائیں، اور ابتدائی تعلیم کے درجے الگ رہیں، اس خیال کے پیش نظر یہ زمین وقف کی گئی اس وقت سے یہ زمین ہم لوگوں کی ذاتی ملکیت سے نکل کر انجمن جامعہ رحمانیہ کی ملکیت قرار پائی۔ اس دوران یہ خبر آئی کہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے نام سے ہمارا جو مرکزی تبلیغی ادارہ ہے، اس نے ایک تجویز پاس کی ہے جس کی رو سے کانفرنس یہ چاہتی ہے کہ ملک میں ایک مرکزی تعلیمی ادارہ مرکزی درسگاہ قائم کی جائے۔ اس کی یہ تجویز ایک اہم ضرورت کے ماتحت تھی جو عرصہ سے محسوس کی جارہی تھی۔

اہل حدیث کانفرنس کی یہ تجویز جب پاس ہوئی اور ہمیں اطلاع ملی تو ہماری طرف سے یہ پیش کش کی گئی کہ اہل حدیث کانفرنس نے یہ تجویز پاس کر کے ایک ذمہ داری لے لی ہے کہ اس نے جو کام اب تک نہیں کیا تھا وہ کام اب وہ انجام دے گی۔ اس لئے اہل حدیث کانفرنس کی طرف ہم نے تعاون کا قدم بڑھایا......اور اہل حدیث کانفرنس کو ہم نے لکھا کہ زمین حاضر ہے اگر آپ مرکزی دار العلوم بنوانا چاہیں تو قدم اٹھائیے۔

یہ بھی واضح کر دیا گیا تھا کہ ہمارا جو ایک موجودہ ادارہ اور درسگاہ (جامعہ رحمانیہ) ہے اس سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوگا، ہم موجودہ ادارہ کی توسیع نہیں چاہتے، یہ ایک الگ مرکزی دار العلوم اور درسگاہ ہو جس سے ملک کے تمام علماء کی وابستگی ہو، ملک کے تمام مدارس کا رشتہ ہو، ایک مرکزی محل اجتماع ہو جہاں ملک کے تمام مدرسوں کے مہتممین جمع ہو کر مشورے کریں''۔ (تاسیس نمبر ''ترجمان'' دہلی شمارہ یکم جنوری ۱۹۶۴ء)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گی اور مولانا عبدالاحد، مولانا عبدالمتین، حاجی محمد صدیق، اور حاجی محمد فاروق صاحبان سے تبادلہ خیال بھی ہو جائے گا، گزشتہ مرتبہ جب کہ مجلس عاملہ کا اجلاس ۳؍۴؍اکتوبر سنہ رواں (۱۹۵۸ء) میں مالیگاؤں میں ہونے والا تھا اور ایجنڈا میں مرکزی دارالعلوم کا مسئلہ بھی رکھا گیا تھا، میں نے فاضل محترم مولانا نذیر احمد صاحب رحمانی اور مکرم مولانا عبدالمتین صاحب کو اس سلسلہ میں خطوط لکھے، مولانا نذیر احمد صاحب کے جواب سے معلوم ہوا کہ اس سلسلہ میں محترم جناب مولانا عبدالمتین صاحب براہ راست آپ کو لکھیں گے۔ لیکن مالیگاؤں روانہ ہونے کے وقت تک مولانا موصوف کا کوئی مکتوب مجھے نہیں ملا، مالیگاؤں میں مجلس عاملہ کے اجلاس سے فارغ ہو کر آرہ پہونچا تو کچھ دنوں کے بعد مولانا نذیر احمد صاحب رحمانی سلمہ اللہ تعالیٰ کا ایک مکتوب سامی میرے نام اس مضمون کا آیا کہ ”اس سلسلہ میں ضرورت ہے کہ آپ خود بنارس آئیں اور ذمہ دار حضرات سے گفتگو کر لیں“۔

”نومبر (۱۹۵۸ء) کے آخر ہفتہ میں بنارس پہونچا، مولانا عبدالاحد صاحب، مولانا عبدالمتین صاحب، حاجی محمد صدیق صاحب، حاجی محمد فاروق صاحب اور حاجی عبدالحق صاحب مرحوم کے صاحبزادگان سے ملاقات اور تفصیلی گفتگو ہوئی، زمین اور اس کی جائے وقوع بھی دیکھی، زمین اور اس کی جائے وقوع کو دیکھ کر مولوی عبدالمتین صاحب، مولانا عبدالاحد صاحب، حاجی محمد صدیق صاحب، حاجی محمد فاروق صاحب اور حاجی عبدالحق مرحوم کے فرزندوں کی اس اولوالعزمی اور فقید المثال ایثار پر ان کے حق میں دل سے دعا نکلی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ زمین بنارس کے مشہور مسلم محلّہ مدن پورہ سے متصل اور مولوی عبدالاحد صاحب ومولوی عبدالمتین صاحب کے مکان سے تقریبا ایک فرلانگ پر واقع ہے، جناب مولوی عبدالمتین صاحب سے معلوم ہوا کہ اس کا رقبہ تقریبا چار بیگھہ ہے اور اس کی بیداری اور چہار دیواری وغیرہ پر تقریبا ساٹھ ہزار روپے صرف ہو چکے ہیں اور اب اس کی قیمت ایک لاکھ سے بھی زیادہ ہے ایک مرکزی دارالعلوم اور اس کے تمام لوازمات وضروریات کی تکمیل کے لئے یہ زمین کافی ہے۔ تقسیم ملک کے بعد جماعتی نقطہ نظر سے بھی اہل حدیث کے مرکزی دارالعلوم کے لئے بنارس موزوں شہر ہے، اس لئے کہ مشرقی پنجاب میں اہل حدیثوں کی آبادی سوائے مالیر کوٹلہ اور علاقہ میوات اور کہیں نہیں ہے، دہلی کا حال معلوم ہی ہے، مشرقی پنجاب اور دہلی کے علاوہ شمالی ہندوستان میں یوپی، بہار اور مغربی بنگال میں اہل حدیثوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اور ان علاقوں کے لحاظ سے بنارس تقریبا وسط میں پڑے گا جنوبی ہند سے آنے والوں کو بھی بنارس پہنچنے میں آسانی ہوگی۔ یہ امر بھی باعث مسرت ہے کہ بنارس میں اخوان اہل حدیث کی تعداد بحمد اللہ بہت کافی ہے اور جماعت کے امراء اور رؤساء کا ذہن بھی ماشاء اللہ دینی ہے اور بنارس کے قرب وجوار۔ اعظم گڈھ (بشمول مئو) بستی (بشمول سدھارتھ نگر) اور گونڈہ (بشمول بلرام پور) کے ضلعوں میں اہل حدیث تاجروں کاشت کاروں اور زمین داروں کی کثیر آبادی ہے، نیز یہ بھی قابل لحاظ ہے کہ بنارس شہر تاریخی ہونے کے ساتھ صنعتی بھی ہے۔ بہر حال رؤسائے بنارس (کثر اللہ سوادھم) کے اس فقید المثال ایثار اور پیش کش پر غور کرنے کے لئے آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی مجلس عاملہ کا خصوصی اجلاس عن قریب طلب کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اہل حدیث، دہلی، شمارہ ۱۵ر دسمبر ۱۹۵۸ء۔ یہ مضمون ''ترجمان'' دہلی میں بھی شائع ہوا ہوگا۔لیکن ترجمان کا وہ شمارہ راقم الحروف کو دستیاب نہیں ہے)

مسطورہ بالا تحریر اور اس میں مرکزی دارالعلوم کے لئے بنارس کی موزونیت کے بارے میں پیش شدہ وجوہ ونکات سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مولانا آروی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اکبر پور جمنی کے اخوان کی پیش کش کے مقابلہ میں اہل بنارس کی پیشکش زیادہ مناسب، وقیع اور واجب الترجیح ہے، اور مولانا کو اس سے خصوصی دلچسپی ہے کہ جلد از جلد مجلس عاملہ کا خصوصی اجلاس منعقد کر کے اس میں اہل بنارس کی پیش کش پر تبادلہ خیال اور رائے مشورہ کیا جائے اور اس کو منظوری دی جائے اور مزید پیش رفت کے لئے ضروری تفصیلات اور رہنما خطوط طے کر لئے جائیں، چنانچہ حضرت مولانا اس کے لئے متعدد بار جلد، جلد بنارس تشریف لائے کہ اعیان بنارس سے تبادلہ خیال اور استصواب کر کے مجلس عاملہ کے خصوصی اجلاس کی تاریخ متعین کر لی جائے اور اس کے لئے ایجنڈا ایشو کیا جائے، مگر مولانا کے بنارس تشریف لانے کے وقت مولانا عبدالاحد صاحب کے تجارتی ضرورت سے بنارس سے باہر ہونے کی بنا پر اجلاس کی تاریخ کے تعین اور اجلاس کے انعقاد میں تاخیر ہوئی جیسا کہ ''ترجمان'' کے شمارہ یکم و ۱۵ر جنوری ۱۹۵۹ء میں مذکور ہے، اور پھر ''ترجمان'' و ''اہلحدیث'' کے پندرہ فروری ۱۹۵۹ء کے شمارہ میں یہ اعلان ہے:

مجلس عاملہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کا خصوصی اجلاس

''ناظرین کرام کو ترجمان اور اخبار اہل حدیث کے ذریعہ بتایا گیا تھا کہ مرکزی دارالعلوم اہلحدیث کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے فروری کے شروع ہفتہ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجلاس کا انعقاد متوقع ہے، مولانا عبدالاحد صاحب مالک ''تاج سلک پیلس'' کی بنارس واپسی کا انتظار تھا، مولانا نذیر احمد صاحب رحمانی کے مکتوب سے آنجناب کے آمد کی اطلاع ملتے ہی حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب آروی مدظلہ بنارس تشریف لے گئے اور مشورہ کے بعد طے پایا کہ عاملہ کا اجلاس یکم مارچ ۱۹۵۹ء کو بنارس میں منعقد کیا جائے۔ صدر محترم ۱۲/فروری کو دہلی تشریف لے آئے ہیں، ایجنڈا جاری کیا جارہا ہے اراکین و متعلقہ حضرات مطلع رہیں''

(اہل حدیث دہلی شمارہ ۱۵/فروری ۱۹۵۹ء)

حسب اعلان یہ اہم اجلاس بنارس میں زیر صدارت مولانا عبدالوہاب صاحب آروی صدر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس منعقد ہوا، اوراس کی کارروائیوں کی مفصل رپورٹ (جیسا کہ ترجمان کے ۱۵/جولائی ۱۹۵۹ء کے شمارہ سے معلوم ہوتا ہے) ''ترجمان'' شمارہ یکم و ۱۵/جون ۱۹۵۹ء میں شائع ہوئی تھی، مگر یہ اہم شمارہ راقم الحروف کو دستیاب نہیں ہے، تاہم ''اہلحدیث'' ۱۵/مارچ ۱۹۵۹ء کا شمارہ پیش نظر ہے، اس میں اس اجلاس کے کارروائیوں کی مختصر روداد شائع ہوئی ہے، جس میں اصل موضوع سے متعلق مطلب کی بات موجود ہے بروقت اسی کو پیش کیا جاتا ہے، ملاحظہ ہو:

مارچ ۱۹۵۹ء: مرکزی دارالعلوم کے لئے عمائدین بنارس کی پیش کردہ زمین کی مجلس عاملہ میں منظوری اورنقشہ کی تیاری

''مرکزی دارالعلوم کی عمارت کے لئے عمائدین بنارس کی طرف سے گراں قدر زمین کی جو پیشکش ہوئی تھی اس پر غور اور اس سلسلہ میں عملی اقدام کے لئے آل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی مجلس عاملہ کا خصوصی اجلاس یکم مارچ ۱۹۵۹ء میں طلب کیا گیا تھا...... مجلس عاملہ کے اس اہم اور خصوصی اجلاس میں مجلس عاملہ کے اراکین کے علاوہ عمائدین بنارس:

جناب مولانا عبدالاحد صاحب

جناب مولانا عبدالمتین صاحب

جناب حاجی محمد صدیق صاحب

جناب حاجی محمد فاروق صاحب

جناب مولانا عبدالوحید صاحب

جناب مولانا عبدالعظیم صاحب

حضرت العلام مولانا عبدالمجید الحریری صاحب (سابق قونصلر حکومت ہند برائے سعودیہ عربیہ)

اور دوسرے مقتدر اصحاب نے کافی تعداد میں شرکت فرمائی۔

مجلس عاملہ کے اس اجلاس میں متعدد اہم تجویزیں باتفاق رائے منظور ہوئیں۔

ایک تجویز میں محترم عمائدین بنارس کی اس اہم اور قیمتی پیش کش کو قبول کرتے ہوئے ماہرین فن تعمیر کے مشورہ سے مرکزی دارالعلوم کی عمارت کا خاکہ تیار کرنے اور نقشہ بنوا کر بنارس کارپوریشن سے منظور کرانے کے لئے ارباب علم وفضل ودیگر اعیان پر مشتمل گیارہ افراد کی ایک سب کمیٹی بنائی گئی (جو اکثر اعیان بنارس پر مشتمل تھی اور اصل مکلّف وہی تھے)

☆ دوسری تجویز میں مرکزی دارالعلوم کی تعمیر کے لئے سرمایہ فراہم کرنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اسباب وذرائع پر غور وخوض کر کے اس مسئلہ کو سرگرمی کے ساتھ حل کرنے کے لئے مجلس عاملہ نے اعیان واکابر علمائے اہل حدیث ہند کے سولہ اشخاص پر مشتمل ایک سب کمیٹی کی تشکیل کی۔

☆ ایک قرار داد کے ذریعہ اساطین بنارس کو ان کے اس فقید المثال اور مومنانہ ایثار پر ہدیہ تبریک وتہنیت پیش کیا گیا اور ان کے لئے دعائے خیر کی گئی۔

☆ جناب مولانا حافظ عبدالواجد صاحب پرنسپل جامعہ دار السلام عمرآباد رکن مجلس عاملہ کی تجویز بھی اتفاق رائے سے منظور ہوئی کہ مرکزی دار العلوم کی عمارت کی تاسیس (سنگ بنیاد) کے موقعہ پر آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کا اجلاس عام منعقد کیا جائے۔

ان شاء اللہ مجلس عاملہ کے اس اہم اور خصوصی اجلاس کی مفصل کارروائی اور تمام تجویزوں کی نقلیں کسی آئندہ اشاعت میں دی جائیں گی''۔(اخبار اہل حدیث ۱۵/مارچ ۱۹۵۹ء)

''اخبار اہلحدیث'' ۱۹۵۹ء کے اکثر شمارے مجھے دستیاب اور زیر نظر ہیں مگر ان دستیاب شماروں میں سے کسی میں مذکورہ اجلاس کی مفصل کارروائی شائع نہیں ہوئی ہے اور جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا کہ اس اہم اجلاس کی مفصل کاروائی ''ترجمان'' کے شمارہ یکم و ۱۵/جون ۱۹۵۹ء میں شائع ہوئی تھی، لیکن وہ شمارہ راقم الحروف کو دستیاب نہیں ہے(*) اس میں کارروائی کی رپورٹ میں ایک فروگزاشت ہوگئی تھی اس کی تصحیح بقلم مولانا آروی ''ترجمان'' ۱۵/جولائی میں شائع ہوئی ہے اس میں مسطور ہے کہ:

(*) فاضل گرامی خورشید عبد الجلیل کا مقالہ بھی اس شمارہ کے ذکر سے خالی ہے، گویا انھیں بھی یہ شمارہ دستیاب نہیں ہوا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''مرکزی دارالعلوم کے سلسلہ میں مجلس عاملہ نے اپنے اجلاس بنارس میں دو سب کمیٹیاں بنائیں ایک کمیٹی دارالعلوم کی عمارت کا خاکہ تیار کرنے اور اس کے بعد اس کو ضابطہ کے مطابق بنارس کارپوریشن سے منظور کرانے کے لئے، دوسری سب کمیٹی دارالعلوم کی تعمیر کے لئے سرمایہ فراہم کرنے کے لئے اور دونوں کے کنوینز مولانا نذیر احمد رحمانی منتخب ہوئے اور سرمایہ فراہم کرنے کے لئے جو کمیٹی بنائی گئی اس کے خازن حاجی محمد صدیق صاحب ہیں''۔

اور حسب ذیل ارکان اس کمیٹی کے لئے منتخب کئے گئے:۔

۱۔ حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب آروی
۲۔ حاجی سیٹھ عبدالعزیز صاحب مالیگاؤں
۳۔ حاجی عبدالصمد صاحب مئو آئمہ
۴۔ مولانا عبدالاحد بنارس
۵۔ مسٹر عبدالقیوم انصاری صاحب
۶۔ مولانا حاجی محمد یحییٰ انصاری صاحب تانتی باغ کلکتہ
۷۔ مولانا عبیداللہ صاحب شیخ الحدیث مبارکپوری
۸۔ حاجی خواجہ محمد سلیم صاحب، دہلی
۹۔ مولانا عبدالواجد صاحب عمرآباد
۱۰۔ سیٹھ محمد عیسیٰ صاحب مدن پورہ، بمبئی
۱۱۔ الشیخ یوسف الفوزان، سفیر سعودی عربیہ
۱۲۔ حافظ عبدالحلیم صاحب کوئٹہ، راجستھان
۱۳۔ حاجی محمد صدیق صاحب بنارس بحیثیت خزانچی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۔ مولانا عبدالمتین صاحب، بنارس

۱۵۔ مولانا نذیر احمد صاحب رحمانی، بحیثیت کنویز

۱۶۔ مولانا عبدالوحید صاحب بنارس

(ترجمان دہلی شمارہ ۱۵؍جولائی ۱۹۵۹ء)

مجلس عاملہ کو توقع رہی ہوگی کہ تعمیری کمیٹی چند ماہ کے اندر مرکزی دارالعلوم کے نقشہ کی تیاری اور بنارس کارپوریشن سے اس کی منظوری کا کام انجام دے لے گی، اور مرکزی دفتر دہلی کو شاید کچھ ایسی ہی اطلاع بھی کمیٹی کی طرف سے ملی ہوگی یا اس کا اشارہ ملا ہوگا، اسی لئے ترجمان ۱۵؍نومبر ۱۹۵۹ء کے ٹائٹل پیج پر یہ امید افزا خوش خبری شائع کی گئی:

''مرکزی دارالعلوم کی عمارت کا نقشہ ترجمان کے اگلے شمارہ میں ملاحظہ فرمایئے''

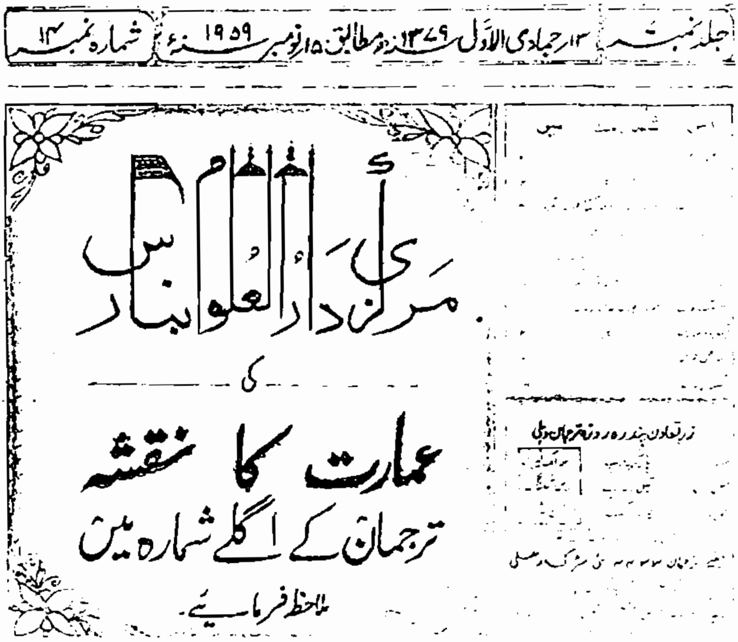

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن مفصل نقشہ تفصیلی اسٹیمیٹ کے ساتھ تیار ہو کر شاید بر وقت نہ مل سکا، تاہم ابتدائی نقشہ اور مجوزہ نقشہ کا اجمالی خاکہ (ترجمان یکم دسمبر میں) استصواب رائے کے لئے شائع کیا گیا، اور اس بارے میں اخوان جماعت سے مشورے طلب کئے گئے، اور پھر آئندہ تقریباً پورا سال گذر جانے کے باوجود شاید کوئی قابل ذکر پیش رفت نہ ہو سکی جیسا کہ مندرجہ ذیل رپورٹوں اور کارروائیوں سے معلوم ہوتا ہے، چنانچہ ۱۵رجون ۱۹۶۰ء مطابق ۲۰رمحرم ۱۳۸۰ھ کے ترجمان میں ناظم دفتر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس دہلی کے قلم سے یہ رپورٹ پڑھنے کو ملتی ہے:

> ''بنارس کی زمین کی پیشکش پر غور کرنے کے لئے یکم مارچ ۱۹۵۹ء کو بنارس میں مجلس عاملہ کی نشست ہوئی تھی اس میں عمائدین بنارس کے مشورہ واتفاق سے دو سب کمیٹیاں بنائی گئیں ایک عمارت کے نقشہ کی تیاری اور اس کو بنارس کارپوریشن سے منظور کرانے کے لئے اور دوسری عمارت کے لئے فراہمی سرمایہ کے لئے ان دونوں سب کمیٹیوں میں بنارس کے عمائدین واحباب بھی ہیں اور ان دونوں کے کنویز بھی سب کے مشورہ و اتفاق سے مولانا نذیر احمد صاحب رحمانی منتخب ہوئے تھے، دونوں سب کمیٹیوں کے ارکان کے اسماء گرامی ''ترجمان'' (یکم و ۱۵رجون ۱۹۵۹ء) میں شائع ہو چکے ہیں، اب بنارس کے تازہ مکتوب سے معلوم ہوا کہ نقشہ کی تیاری اور اس کی کارپوریشن سے منظوری کرانے اور سرمایہ کی فراہمی کے سلسلہ میں اب تک کوئی کام نہیں ہوا ہے، مجلس عاملہ کا اجلاس جو عن قریب ہونے والا ہے، اس خصوصی معاملہ پر غور کرے گا''۔

(ترجمان، ۱۵رجولائی ۱۹۶۰ء)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکتوبر ۱۹۶۰ء: مجلس عاملہ کے اجلاس دہلی میں نقشہ کی تیاری میں تاخیر اور آئندہ کے لائحہ عمل پر غور

مذکورہ بالا رپورٹ کے آخر میں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی مجلس عاملہ کے جس آئندہ اجلاس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ اجلاس شاہد منزل، دہلی مین بتاریخ ۷/۸/۹ اکتوبر ۱۹۶۰ء زیر صدارت مولانا آروی رحمۃ اللہ علیہ منعقد ہوا، اس کی مندرجہ ذیل رپورٹ ''ترجمان'' شمارہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۰ء میں شائع ہوئی:

''(۱) ایجنڈا میں پہلی دفعہ بابت تعمیر مرکزی دارالعلوم تھی، اس کی بابت ممبران نے بہت کافی بحث وتمحیص کے بعد اس سلسلہ میں ذیل تجویز باتفاق رائے پاس کی:

تعمیر مرکزی دارالعلوم بنارس کے سلسلہ میں صدر صاحب اور مولوی عبدالاحد صاحب اور حاجی محمد صدیق صاحب کے درمیان جو خط وکتابت ہوئی ہے وہ مجلس عاملہ کے سامنے پیش ہوئی جس کا منشاء یہ سمجھا گیا کہ بنارس میں تیاری نقشہ وتخمینہ کا کوئی انتظام نہیں ہوسکتا اس لئے بعد غور وخوض طے پایا کہ آراضی کا ایک کچا نقشہ جس میں آراضی کی پیائش اور زاویہ ہو مرکزی دفتر (دہلی) میں منگا لیا جائے اور وہ منگا کر حسب ذیل حضرات کے سپرد کیا جائے۔

(۱) جناب حاجی محمد صالح صاحب (نائب صدر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس) (دہلی)
(۲) جناب شیخ حافظ محمد یحیٰ صاحب (دہلی)
(۳) جناب سید محمد جعفری صاحب (دہلی)

تاکہ یہ حضرات کسی ماہر فن سے عمارت کا نقشہ جلد از جلد تیار کرا کے تعمیر کمیٹی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بھیج دیں تاکہ وہ کارپوریشن میں منظور کرانے کے لئے داخل کردیں۔ اور اگر اس میں کسی قسم کی رکاوٹ پیش آئے تو اس کے ازالہ کے لئے عطا کنندگان حضرات سے مشورہ اور تعاون حاصل کریں، اور منظوری حاصل ہونے پر فوراً مرکزی دفتر کو اطلاع دیں، تاکہ نقشہ تیار ہوجانے پر فراہمی سرمایہ کے لئے پوری سرگرمی کے ساتھ اپیل اور جدوجہد کی جاسکے اور مناسب ہدایات دی جائیں، اور تعمیر مرکزی دارالعلوم فنڈ کی جملہ رقوم حاجی محمد صدیق صاحب خازن تعمیر مرکزی دارالعلوم فنڈ کے پاس بھیجنے کی اپیل و ہدایت اور دوسری مناسب ہدایات دی جاسکیں''۔ (ترجمان ۱۵/ اکتوبر ۱۹۶۰ء)

معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بعد تعمیری کمیٹی اور اعیان بنارس نے مستعدی اور سرگرمی دکھائی۔ اور جامعہ رحمانیہ کے اراکین نے دارالعلوم کے شایان شان عمارت کا ایک نہایت شاندار نقشہ تیار کیا اور اس کو بنارس کارپوریشن میں منظوری کے لئے داخل کیا، اللہ کے فضل وکرم سے وہ نقشہ بہت جلد کارپوریشن میں باضابطہ منظور ہوگیا۔

یہ نقشہ نوگڈھ کانفرنس نومبر ۱۹۶۱ء سے پہلے ہی پاس اور منظور کرایا جاچکا تھا چنانچہ نمائندین انجمن جامعہ رحمانیہ بنارس نے مرکزی دارالعلوم کی سرپرستی کے لئے آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس سے جو درخواست کی تھی اور جس پر نوگڈھ کانفرنس کے موقع پر منعقد مجلس عاملہ کی میٹنگ میں غور وخوض کے بعد جو تجویز پاس ہوئی تھی (جس کا ذکر آگے آرہا ہے) اس سے متعلق من جانب ادارہ ''ترجمان'' ایک تحریر میں یہ تصریح مرقوم ہے کہ ''اس تجویز کیوقت اکابر جماعت اہل حدیث مدنپورہ، بنارس بھی مجلس میں تشریف فرما تھے، اور آپ حضرات دارالعلوم کا پاس شدہ نقشہ بھی ہمراہ لائے تھے جسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ کارپوریشن سے منظور کرا چکے تھے"۔ (ترجمان، دہلی شمارہ یکم دسمبر ۱۹۶۱ء، مقالہ برائے سند عالمیت از خورشید عبدالجلیل ایس نگری ص ۲۰۸)

لیکن خلاف توقع اتنی غیر معمولی تاخیر کیوں ہوئی کہ مرکزی دارالعلوم کی جو تاسیس اور سنگ بنیاد کی تقریب ۶۱۔۱۹۶۰ء میں ہی عمل میں آ سکتی تھی وہ مؤخر ہوتے ہوتے ۱۹۶۳ء میں عمل میں آ سکی، اس کے وجوہ واسباب کی پردہ کشائی کانفرنس اور دارالعلوم کے متعلقہ رجسٹروں اور ترجمان ۱۹۶۱ء و ۱۹۶۲ء کے شماروں کی دستیابی کے بغیر ممکن نہیں ہے، اور یہ ظاہر ہے کہ یہ سب اس ناچیز کی دسترس سے باہر ہے اور شاید اب اس کی ضرورت بھی نہیں ہے، مضٰی ما مضٰی۔

بہرحال ۱۹۲۷ء میں مئو ناتھ بھنجن میں منعقد آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے چودہویں کل ہند اجلاس عام میں جس مرکزی دارالعلوم کے بنارس میں قائم کئے جانے کی قرارداد پاس ہوئی تھی، وہ ۱۹۵۹ء میں اعیان بنارس کے اس مقصد کے لئے ایک قیمتی اور انتہائی موزوں قطعہ اراضی وقف کر دینے کے ساتھ تکمیل کو پہونچی، اور بنارس ہی میں مجوزہ مرکزی دارالعلوم کی داغ بیل پڑ گئی، اس کے بعد اب کسی اجلاس میں مرکزی دارالعلوم کے قیام کی تجویز لائے جانے کا مسئلہ باقی نہیں رہ گیا تھا، ۱۹۵۹ء ہی میں یہ مرحلہ طے ہو گیا تھا، جگہ کا قطعی فیصلہ ہو چکا تھا، اور زمین بھی حاصل ہو چکی تھی، اب آگے مرکزی دارالعلوم کے لئے حاصل شدہ موقوفہ آراضی پر دارالعلوم کی عمارت کے نقشہ کی تیاری اس کی بنارس کارپوریشن سے منظوری اور تعمیر کے لئے سرمایہ کی فراہمی کے لئے جدوجہد اور تعمیر کے مراحل تھے۔

اخبار اہل حدیث دہلی شمارہ یکم و ۱۵/اپریل ۱۹۵۹ء میں اس کے معاون مدیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا حکیم عبدالشکور صاحب اپنے ایک مضمون میں رقمطراز ہیں:

''اہلحدیث کانفرنس جو ایک عرصۂ دراز سے مرکزی درسگاہ کی تحریک اپنے آرگن ''ترجمان'' میں کرتی آرہی ہے...... اخبارات (ترجمان و اہل حدیث) سے معلوم ہوا ہے کہ بنارس کے احباب مرکزی دارالعلوم کے لئے آراضی وقف کر چکے ہیں، اور اب وہاں مرکزی مدرسہ کی بنیاد ڈالی جانے کی خبر ہے، اللہ کرے انجام اچھا ہو''۔

اور الحمدللہ یہ سب مراحل بحسن وخوبی پورے ہوئے۔ بنعمتہ تتم الصالحات وتدوم الطیبات

اوپر جو کچھ عرض کیا گیا ہے اسی کی تائید ''نوگڈھ کانفرنس'' (نومبر ۱۹۶۱ء) کے خطبۂ صدارت کے اس حصہ سے بھی ہوتی ہے جس میں ''مرکزی دارالعلوم'' کا تذکرہ کیا گیا ہے صدر محترم مولانا عبدالوہاب آروی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

''مرکزی دارالعلوم کا مسئلہ: بزرگو اور عزیزو! مرکزی دارالعلوم اور اس سلسلہ میں مجلس عاملہ کی تجویز اور متعدد بیانات کچھ عرصہ پہلے ''ترجمان میں آچکے ہیں'' گزشتہ مجلس عاملہ (منعقدہ اکتوبر ۱۹۶۰ء) نے صدر کانفرنس اور عمائدین بنارس کے درمیان اس معاملہ میں جو مراسلت ہوئی تھی ان پر غور کرتے ہوئے تعمیری کمیٹی سے تعاون کے لئے تین صاحبوں کو منتخب کیا محترم جناب حاجی محمد صالح نائب صدر، جناب سید محمد جعفری صاحب، جناب حافظ محمد یحییٰ صاحب ارکان عاملہ، تاکہ یہ حضرات بنارس سے زمین کا نقشہ اور پیائش منگا کر اسلامی درسگاہوں کے طرز تعمیر پر دہلی کے لائق انجینئروں سے مدرسہ کی عمارت کا جلد سے جلد نقشہ تیار کریں''۔

مجلس عاملہ کی اس تجویز کی اطلاع عمائدین بنارس کو دی گئی، کچھ عرصہ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعدان کا جواب آیا کہ "ہم لوگ اس کام کو خود ہی انجام دیں گے اور اس کے لئے ایک کمیٹی بنادی گئی ہے"۔

"اراکین کانفرنس ان دونوں صورتوں میں کوئی فرق محسوس نہیں کرتے کہ دار العلوم کی تعمیر (آل انڈیا اہلحدیث) کانفرنس کے اہتمام میں ہو یا عمائدین بنارس خود اس کا انتظام کریں، مقصد اس کار خیر کی تکمیل ہے۔ مگر اب پھر بنارس کے تازہ مکتوب سے معلوم ہوا جو میرے نام آیا ہے کہ مقامی ذمہ داروں نے بنارس کارپوریشن میں داخل کرنے کے لئے عمارت کا پختہ نقشہ بنوالیا ہے، اور وہ چاہتے ہیں کہ اس کام کو وہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی سرپرستی میں انجام دیں یہ خط مجلس عاملہ کے غور کے لئے دے دیا گیا ہے"۔ (مطبوعہ خطبۂ صدارت ص ۱۰)

اس خطبۂ صدارت میں عمائدین بنارس کے جس تازہ مکتوب کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ظاہر ہے وہ بھی نوگڈھ کانفرنس کے انعقاد سے پہلے کا ہے، جتنا پہلے کا ہو، بہر حال نوگڈھ کانفرنس کے موقع پر منعقد "مجلس عاملہ" کے اجلاس اور پھر نومبر ۱۹۶۲ء میں دہلی میں منعقدہ "مجلس عاملہ" کے اجلاس میں "مرکزی دار العلوم" سے متعلق جن امور پر غور وفیصلہ ہوا وہ اس کے قیام، مقام، زمین کی فراہمی، عمارت کے نقشہ کی تیاری وغیرہ سے متعلق نہیں تھا کہ یہ سب مراحل تو پہلے ہی طے ہو چکے تھے، بلکہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے اس کی سرپرستی قبول کرنے اور اس کی شرائط وغیرہ سے متعلق تھا، چنانچہ نوگڈھ کانفرنس کے موقع پر "مجلس عاملہ" کی میٹنگ منعقدہ ۱۵ر نومبر بعد نماز مغرب بمقام آفاق منزل (تتری بازار) نوگڈھ زیر صدارت مولانا عبدالوہاب صاحب آروی میں مندرجہ ذیل ایجنڈا کے تحت درج ذیل کارروائی پاس ہوئی:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دفعہ ۴: مرکزی دارالعلوم کے سلسلہ میں بنارس کے حالیہ مکتوب پر غور:

الف: مجلس عاملہ، ناظم انجمن جامعہ رحمانیہ بنارس کے خط پر غور کرتے ہوئے انجمن جامعہ رحمانیہ کے ناظم اور اس کے تمام معاونین کے اس مبارک اقدام پر جو انھوں نے جامعہ کے سلسلے میں کیا ہے، ان کو دلی مبارکباد پیش کرتی ہے اور اس کار خیر میں انکی ہر طرح کی ہمت افزائی اور ان کے ساتھ تعاون و اشتراک عمل کے لئے ہر وقت تیار ہے، لیکن اس کی سرپرستی کے متعلق کسی قطعی فیصلہ سے قبل مجلس عاملہ کو اس بات کا انتظار رہے گا کہ انجمن جامعہ رحمانیہ کے ناظم اور اس کے اراکین کی طرف سے سرپرستی کی وضاحت کردی جائے، یعنی دارالعلوم کے تعمیری و تنظیمی (نصاب تعلیم و نظام تعلیم و بابت دارالعلوم آمد و خرچ) امور میں بھی آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کو کچھ دخل ہوگا؟

ب: اس (کارروائی کی ایک کاپی جامعہ رحمانیہ کی خدمت میں بھیج دی جائے، اور ناظم صاحب (انجمن جامعہ رحمانیہ) سے استدعا کی جائے کہ اس پر غور کرکے اپنا جواب جلد مرکز (دہلی) کو بھیج دیں۔ (اخبار اہل حدیث دہلی شمارہ یکم دسمبر ۱۹۶۱ء)

ناظم انجمن جامعہ رحمانیہ کی طرف سے جواب موصول ہونے پر مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ ۲۴/۲۶ نومبر ۱۹۶۲ء بمقام مسجد حوض والی، نئی سڑک دہلی میں یہ کارروائی پاس ہوئی:

(۱) مولوی عبدالوحید ناظم انجمن جامعہ رحمانیہ کے موصولہ جواب پر مجلس عاملہ کے اجلاس ھذا نے غور و فیصلہ کیا۔ جس میں لکھا ہے کہ ''جامعہ رحمانیہ کے (نصاب تعلیم و نظام تعلیم) ذیلی کمیٹیوں میں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کو ایک تہائی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمائندگی دی جائیگی، اور دارالعلوم کے آمد وخرچ میں جامعہ رحمانیہ کے قواعد وضوابط کے تحت کانفرنس کو دخل ہوگا'' اس کی روشنی میں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس جامعہ رحمانیہ کی سرپرستی قبول کرتی ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ پوری کامیابی بخشے، آمین

(اخبار اہل حدیث دہلی شمارہ یکم دسمبر ۱۹۶۲ء)

ملحوظہ: مسطورہ بالا حقائق سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مرکزی دارالعلوم کے قیام کو نوگڈھ کانفرنس کا نتیجہ وثمرہ سمجھنا یا قرار دینا حقائق ثابتہ کے خلاف ہے نوگڈھ کانفرنس (نومبر ۱۹۶۱ء) میں نہ مرکزی دارالعلوم کے قیام کی تجویز آئی نہ اس کے متعلق کوئی قرار داد پاس ہوئی، نہ اخوان اہل حدیث بنارس نے اس کے لئے نوگڈھ کانفرنس میں زمین کی کوئی پیشکش کی، نہ ہی اس کی ضرورت تھی، کیونکہ جیسا کہ گزشتہ سطور میں محقق طور پر بیان کیا گیا اخوان اہل حدیث بنارس تو نوگڈھ کانفرنس سے بہت پہلے اوائل ۱۹۵۸ء ہی میں اس کے لئے ایک وسیع قطعہ آراضی (محلہ ریوڑی تالاب بنارس میں) وقف کرنے کی پیش کش کر چکے تھے، اور اس کو آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی مجلس عاملہ مارچ ۱۹۵۹ء میں ہی منظوری بھی دے چکی تھی اور اس موقوفہ آراضی پر دارالعلوم کی تعمیر کے لئے ایک شاندار نقشہ بنوانے اور اس کی بنارس کارپوریشن سے منظوری حاصل کرنے کی کوششیں بھی کی جارہی تھیں۔ بلکہ مجوزہ نقشہ کی کارپوریشن بنارس سے منظوری بھی حاصل ہوگئی تھی اور یہ پاس شدہ نقشہ عمائدین بنارس نے نوگڈھ کانفرنس کے موقع پر منعقد مجلس عاملہ میں پیش بھی کیا تھا جیسا کہ پہلے بیان ہوا۔ نوگڈھ کانفرنس کی کامیابی تو جیسا کہ صدر مجلس استقبالیہ نوگڈھ کانفرنس مولانا عبدالرؤف صاحب رحمانی جھنڈانگری (رحمۃ اللہ علیہ) نے کانفرنس کی مفصل رپورٹ میں لکھا ہے ''بس ایک چیز ہے'' مولانا رقم طراز ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اس اجلاس (نوگڈھ) کی مبارک ترین کامیابی وسرفرازی صرف ایک چیز ہے، اور وہ ہے "دستور جدید کی تشکیل" (کے لئے منظوری) جسے جماعتی احیاء وترقی کے لئے نیا نظام وزندہ پیغام کی صورت میں ہماری محترم سب کمیٹی تیار کرے گی جس کے افاضل اراکین میں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبیداللہ رحمانی مبارکپوری وحضرت مولانا نذیراحمد صاحب رحمانی دہلوی کی گرامی قدر ہستیاں (اور مولانا داؤد راز ومولانا عبدالجلیل رحمانی وبابو شفیع مالیر کوٹلہ) شامل ہیں"

(ترجمان یکم جنوری ۱۹۶۲ء نوگڈھ کانفرنس نمبر ص ۴۴)

(نوگڈھ کانفرنس نمبر کی فوٹو کاپی ناچیز راقم الحروف کو فاضل گرامی مولانا عبدالمنان سلفی ریکٹر جامعہ سراج العلوم، جھنڈانگر نیپال کی عنایت سے دستیاب ہوئی۔ فجزاہ الله افضل الجزاء)

مولانا مختار احمد صاحب ندوی نوگڈھ کانفرنس سے متعلق اپنے مشاہدات و تاثرات میں جو اخبار اہل حدیث دہلی کے جنوری وفروری ۱۹۶۲ء کے شماروں میں کئی قسطوں میں شائع ہوا، آخری قسط میں تحریر فرماتے ہیں:

"مولانا عبدالجلیل رحمانی جنرل سکریٹری استقبالیہ نے (آخری اجلاس میں) مختصر سی تمہید کے بعد انتہائی مسرت خیز انداز میں مجلس عاملہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے فیصلوں کا اعلان کیا جن میں سب سے زیادہ قابل توجہ یہ اعلان تھا کہ مجلس عاملہ نے کانفرنس کے موجودہ دستور میں ترمیم وتنسیخ کے لئے عاملہ کے پانچ اراکین کی ایک سب کمیٹی بنادی ہے جو مارچ ۱۹۶۲ء تک اپنی ترمیمات پیش کردے گی"

(اخبار اہل حدیث دہلی، شمارہ ۱۵ر فروری ۱۹۶۲ء)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان بزرگوں میں سے کسی نے نوگڈھ کانفرنس کی برکات میں مرکزی دارالعلوم کا ذکر نہیں کیا ہے اگر مرکزی دارالعلوم نوگڈھ کانفرنس کی برکات میں سے ہوتا تو یہ اکابر کانفرنس کی برکات میں اس کا بھی ذکر ضرور کرتے، بلکہ ذکر میں اسی کو اولیت دیتے۔ واذ لیس فلیس۔ ان اکابر میں سے کسی نے اگر بعد میں کہیں کوئی ایسی بات بلا ثبوت لکھ دی ہو تو یہ ان کی سابق تحریروں اور حقائق وشواہد کے خلاف ہونے کی بنا پر غیر مستند اور نا قابل قبول ہے۔

موقر سب کمیٹی نے نہایت دلچسپی اور محنت سے ''دستور جدید'' کا خاکہ تیار کر کے اپریل ۱۹۶۲ء میں صدر محترم مولانا عبدالوہاب صاحب آروی رحمہ اللہ کی خدمت میں پیش کر دیا تھا، (اہل حدیث یکم جولائی ۱۹۶۲ء) جو مجلس عاملہ کی میٹنگ منعقدہ دہلی نومبر ۱۹۶۲ء میں پیش ہوا اور بالاتفاق منظور کیا گیا (اہل حدیث یکم دسمبر ۱۹۶۲ء) اس پر مولانا جھنڈانگری اپنا تاثر پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اس موقع پر میں نہایت فخر اور بکمال اخلاص عرض کرتا ہوں کہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے اجلاس عام منعقدہ نوگڈھ کی برکات میں نئے دستور کی تیاری اور قدیم دستور میں ترمیم وتنسیخ کی اجازت ہی خاص الخاص خیر وبرکت تھی'' (اہل حدیث یکم جنوری ۱۹۶۳ء)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظم

ہو بنارس کو مبارک مرکزی دارالعلوم

(ترجمان یکم فروری ۱۹۶۰ء)

اے خوشا قسمت کہ پھر آئی ہے گلشن میں بہار
باغباں سو جان سے ہے ہر خیاباں پر نثار
بن رہا ہے جب وہاں پر مرکزی دارالعلوم
ہے بہت اونچا بنارس کی جماعت کا وقار
ہوگئی ہے کچھ نہ کچھ تنظیم اپنی قوم کی
از سر نو پھر پلٹ آئے وہی گذری بہار
اے بنارس جوش میں ہیں تیرے فرزانے ابھی
ہوش کی باتیں کریں گے سارے دیوانے ابھی
راز کی باتیں نہ آئیں ہم کو سمجھانے ابھی
آپ جانیں یا بنارس کی زمیں جانے ابھی
درسگاہ زندگی کی بات پر دے سے کریں
دیکھ کر ورنہ مچل جائیں گے دیوانے ابھی

نتیجۂ فکر: محمد جعفر صاحب سلیم پرتاپ گڈھی

(مقالہ برائے سند عالمیت از خورشید عبدالجلیل، ایس۔ نگری۔ ص ۱۹۴)

☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرکزی دارالعلوم کی تقریبِ تاسیس اور تعمیر

مرکزی دارالعلوم، بنارس کی عمارت کے نقشہ اور تعمیر کی بنارس کارپوریشن سے منظوری کا ذکر گزشتہ سطور میں ہوچکا ہے، اس کے بعد تعمیری مراحل کے سلسلہ کی پہلی ضروری کڑی تعمیری کمیٹی کی تشکیل تھی، محترم ناظم اعلیٰ انجمن جامعہ رحمانیہ، مولانا عبدالوحید صاحب کے قلم سے اس کی مختصر روداد درج ذیل ہے، جو ''اخبار اہل حدیث'' دہلی مورخہ ۱۰؍ربیع الاول ۱۳۸۳ھ مطابق یکم اگست ۱۹۶۳ء میں شائع شدہ ہے، مولانا موصوف رقم طراز ہیں:

''ایک عرصہ سے بنارس میں مرکزی دارالعلوم کی تیاریاں ہورہی ہیں، اس سلسلہ میں ایک نہایت وسیع قطعہ زمین کا انتخاب اور بنارس کارپوریشن سے عمارت کی منظوری وغیرہ کے مراحل الحمد للہ بخیر وخوبی طے ہوگئے، آج بتاریخ ۱۲؍جولائی ۱۹۶۳ء جناب حاجی محمد صدیق صاحب کی کوٹھی، محلہ مدن پورہ میں انجمن جامعہ رحمانیہ کی دعوت پر ایک عظیم الشان اجتماع ہوا، جس کی صدارت مولانا عبدالوہاب صاحب آروی صدر آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس نے فرمائی جس میں دارالعلوم کی تعمیر اور فراہمی سرمایہ کے لئے مقامی اور ملک کے مختلف اطراف کے ذمہ دار اور مقتدر حضرات پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی، امید ہے کہ اکتوبر یا نومبر ۱۹۶۳ء میں دارالعلوم کے تاسیس کی تقریب شاندار طریقہ پر منائی جائے گی، مرکزی دارالعلوم کی تعمیری کمیٹی کے سردست حسب ذیل اراکین منتخب ہوئے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاجی عبدالصمد صاحب، مئو آئمہ، سیٹھ محمد یعقوب صاحب کانپور، شیخ عبدالسلام صاحب، آنریری مجسٹریٹ سکندرآباد، بلندشہر، مولوی محمد احمد صاحب ناظم مدرسہ فیض عام مئو ناتھ بھنجن، ڈاکٹر عبدالحفیظ صاحب دربھنگہ، مولوی عبدالرؤف صاحب جھنڈانگری، جھنڈانگر، حاجی لالہ محمد دین صاحب آسنسول، حاجی عبدالعزیز صاحب باوٹا بیڑی، مدراس، حاجی عبدالجبار صاحب مالیگاؤں، حاجی عباس صاحب بھدوہی، جناب محمد اسماعیل صاحب، کالی کٹ، سید مولوی محمد اسماعیل صاحب، رائیدرگ، حاجی عبدالرحمٰن صاحب بلہاری، سیٹھ حاجی احمد صاحب بمبئی، قاری احمد سعید صاحب، مولانا عبدالمجید صاحب الحریری، مولانا عبدالمتین صاحب، حاجی محمد صدیق صاحب، مولوی حافظ ابوالقاسم صاحب، مولوی عبدالحی صاحب، حاجی انوار الحق صاحب، حافظ عبدالحمید صاحب، حکیم محمد سلیمان صاحب، جناب عبدالغفور صاحب انصاری، حاجی مولوی عبدالوحید صاحب، ناظم اعلیٰ انجمن جامعہ رحمانیہ بنارس۔

مولانا عبدالوہاب صاحب آروی صدر آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس نے حسب ذیل اسمائے گرامی اہل حدیث کانفرنس کی طرف سے پیش کیے:

مولانا نذیراحمد صاحب رحمانی، مولانا عبیداللہ صاحب رحمانی مبارکپوری، بابو عین الہدیٰ صاحب جھاجھا، مولوی عبدالرحمٰن صاحب جھاجھا، حاجی محمد صالح صاحب دہلی، سیٹھ حاجی محمد یوسف صاحب کلکتہ، مولانا محمد یحییٰ صاحب امیر جماعت کلکتہ، حافظ عبدالحلیم صاحب راجستھان، حافظ عبدالمالک صاحب قنوج، مولانا عبدالوہاب صاحب آروی صدر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس، جو باتفاق منظور ہوئے۔حسب ضرورت ان ناموں میں ترمیم و تنسیخ کا اختیار کمیٹی کو ہوگا"۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالوحید ناظم اعلیٰ انجمن جامعہ رحمانیہ، بنارس

(اخبار اہل حدیث دہلی، مورخہ ۱۰ربیع الاول ۱۳۸۳ھ، یکم اگست ۱۹۶۳ء)

”۲۹ ستمبر ۱۹۶۳ء کو انجمن جامعہ رحمانیہ کی مجلس عاملہ کی ایک خصوصی میٹنگ زیر صدارت حضرت مولانا عبدالمجید صاحب حریری منعقد ہوئی اور اس میں باتفاق رائے مزید مندرجہ ذیل حضرات کو بھی تعمیری کمیٹی کا ممبر منتخب کیا گیا، اس کی اطلاع ان سب حضرات کو بذریعہ خطوط بھیج دی گئی:

حاجی محمد صدیق صاحب (کراچی والے) دہلی، حاجی محمد یونس صاحب آگرہ، مولانا عبدالجلیل رحمانی بستی۔ مولانا ابومسعود قمر بنارسی، حاجی محمد ابراہیم ترچناپلی، مدراس، مولوی علی احمد بنارسی، عبدالکریم احمد نگر، مولانا عبدالخبیر صادقپوری، پٹنہ، جناب عبدالقیوم انصاری، پٹنہ“۔

عبدالوحید ناظم اعلیٰ انجمن جامعہ رحمانیہ، بنارس

(اخبار اہل حدیث دہلی، مورخہ ۱۵/اکتوبر ۱۹۶۳ء)

ترجمان واہلحدیث دہلی کے ستمبر و اکتوبر ۱۹۶۳ء کے شماروں میں نومبر ۱۹۶۳ء میں سنگ بنیاد کی تقریب منعقد ہونے کی خوشخبری اور اس موقع سے عظیم الشان جلسہ عام، اور ان تقریبات میں زیادہ سے زیادہ شرکت، اور تعاون کے لئے اپیل کے بارے میں اعلانات و اشتہارات شائع ہوتے رہے، یکم اکتوبر ۱۹۶۳ء اخبار اہلحدیث دہلی میں شائع شدہ ایک اشتہار کا مطلع و مقطع یہ ہے:

”بنارس میں مرکزی دارالعلوم کی تاسیس و تعمیر ماہ نومبر میں

تاریخ کا انتظار کریں

☆ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس یعنی مرکزی جمعیۃ اہل حدیث ہند کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرپرستی میں ایک عظیم الشان مرکزی دارالعلوم کی تاسیس بنارس میں طے پائی ہے، اس دارالعلوم کے لئے جو وسط شہر بنارس (محلّہ ریوری تالاب) میں تعمیر کیا جانے والا ہے اس کا سنگ بنیاد ماہ نومبر میں رکھا جانا طے پایا ہے۔

☆مرکزی دارالعلوم آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے مقاصد کا ایک ضروری حصہ ہے، اس کی تعمیر دینی مستقبل کی تعمیر ہے، اس لئے اس کے بارے میں آپ بھی اپنا فرض پہچانیں اور اس کی ہر ممکن امداد فرما کر ثواب دارین کے حقدار بنیں''۔

اراکین انجمن جامعہ رحمانیہ مدن پورہ، بنارس

(اہلحدیث، دہلی شمارہ یکم اکتوبر ۶۳ء نیز ملاحظہ ہو شمارہ ۱۵/اکتوبر ۶۳ء)

سنگ بنیاد اور اس موقع سے اجلاس عام کی تاریخ طے کرنے کے لئے تعمیری کمیٹی اور اراکین انجمن جامعہ رحمانیہ کے اعیان کی ایک خصوصی نشست بروز یکشنبہ مورخہ ۲۰/اکتوبر ۱۹۶۳ء بوقت نو بجے صبح بنارس میں منعقد ہوئی جس میں تقریب سنگ بنیاد اور جلسۂ عام کے لئے دن اور تاریخ کی تعیین طے ہوئی یعنی جمعہ و سنیچر مورخہ ۲۹/و ۳۰ نومبر ۱۹۶۳ء۔

(اس نشست کی تفصیل ''اہل حدیث و ترجمان'' کے جس شمارہ میں دی گئی ہے وہ راقم الحروف کو بروقت دستیاب نہیں ہے، لیکن ''اہل حدیث'' دہلی کے مذکورہ بالا شمارہ یکم اکتوبر ۱۹۶۳ء میں اس نشست کی تاریخ اور اس کا مذکورہ ایجنڈا مذکور ہے جس کے ذریعہ مدعوین کو اطلاع دی گئی ہے)

اور ''اہل حدیث'' دہلی کے شمارہ ۱۵/نومبر ۱۹۶۳ء میں مولانا عبدالوہاب صاحب آروی صدر آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کی طرف سے یہ اعلان و اشتہار شائع ہوا ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی سرپرستی میں مرکزی دارالعلوم کی تاسیس وتعمیر اور آپ کا فرض

۲۹ ر نومبر ۱۹۶۳ء کو بعد نماز جمعہ محلہ ریوڑی تالاب شہر بنارس میں ایک وسیع قطعہ زمین پر اکابر علماء واساطین ملک کی موجودگی میں ''مرکزی دارالعلوم'' کا سنگ بنیاد رکھنے کی مبارک تقریب انجام پذیر ہوگی، ان شاء اللہ العزیز

مرکزی دارالعلوم جماعت اہل حدیث ہند کا مرکزی وعلمی ادارہ ہوگا جو سلف کے طریق پر قرآن وسنت کی صحیح خدمت انجام دینے کا فرض ادا کرے گا، ایک ایسے مرکزی ادارہ کا قیام واستحکام ہر فرد کی امداد کا محتاج ہے، اور ہر جگہ کے لوگوں کے تعاون اور اشتراک عمل کا انتہائی ضرورت مند ہے، اس لئے ہر چھوٹے بڑے امیر وغریب سے ہماری اپیل ہے کہ مرکزی دارالعلوم کی تاسیس کی پروقار، شاندار تقریب میں اپنے دوستوں اور بھائیوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں اور اس اہم ادارہ کی تعمیر اور اس کے قیام واستحکام میں دل کھول کر امداد فرمائیں۔

الملتمس: عبدالوہاب آروی (صدر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس)

(اخبار اہل حدیث دہلی مورخہ ۱۵ ر نومبر ۱۹۶۳ء ر جمادی الاخری ۱۳۸۳ھ)

سنگ بنیاد کی مبارک تقریب

پروگرام کے مطابق مرکزی دارالعلوم کے سنگ بنیاد کی مبارک تقریب شایان شان طریقہ پر نہایت تزک واحتشام کے ساتھ منعقد ہوئی، اس پروقار تقریب تاسیس اور اس مناسبت سے دوروزہ عظیم الشان جلسہ عام کی مفصل روداد ''ترجمان''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دہلی شمارہ یکم جنوری ۱۹۶۴ء ''تاسیس نمبر'' میں شائع ہوئی ہے، نیز ''اہل حدیث'' دہلی شمارہ ۱۵؍دسمبر ۱۹۶۳ء ۲۷؍رجب ۱۳۸۳ھ کے اداریہ اور ایک مستقل مضمون میں بھی ضروری تفصیلات پیش کی گئی ہیں، مذکورہ ''تاسیس نمبر'' کا مختصر مگر جامع اداریہ اسی موضوع پر محترم مدیر مسئول قائد جماعت مولانا عبدالوہاب آروی رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے ہے، اولاً اسی کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے، مولانا موصوف رقمطراز ہیں:

''۲۹؍نومبر ۱۹۶۳ء کو بعد نماز جمعہ مرکزی دار العلوم بنارس کا سنگ بنیاد رکھا گیا، اس تقریب سعید میں حصہ لینے کے لئے ملک کے ہر گوشہ کشمیر سے لے کر میسور و مالابار تک اور بمبئی و مدراس سے لے کر بنگال و آسام کے علماء رؤساء اور مخلصین ہزاروں کی تعداد میں بنارس پہونچے تھے، اور بڑی خیر و خوبی کے ساتھ تقریب انجام پائی۔''

''اس سلسلہ میں کئی ماہ پہلے سے تیاریاں ہو رہی تھیں اور آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی سرپرستی میں دار العلوم کی مجلس منتظمہ (انجمن جامعہ رحمانیہ، بنارس) کے اولوالعزم ارکان جد و جہد کر رہے تھے، اس سلسلہ میں مجلس منتظمہ کے متعدد اجلاس ہوتے رہے جن میں شرکت کی سعادت مجھے بھی حاصل ہوتی رہی، ملک کے تمام ہی قابل ذکر علماء کرام اور رؤسائے عظام اور مخلصین کے نام دعوت نامے ناظم اعلیٰ انجمن جامعہ رحمانیہ کی طرف سے بھیجے گئے، اس کے بعد جماعت کے اکابر کی طرف سے اپیل شائع ہوئی اور میری طرف سے خصوصی دعوت نامے ارسال کئے گئے۔''

''اس دوران میں دفعتاً خیال ہوا کہ جماعت اہل حدیث ہند کے مرکزی دار العلوم کا سنگ بنیاد تو جلالۃ الملک شاہ سعود اول کے مبارک ہاتھوں سے رکھا جانا چاہیے، اس لئے کہ وہ مقامات مقدسہ حرمین شریفین کے محافظ اور دنیائے اسلام کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روحانی پیشوا ہیں، اس کے علاوہ دارالعلوم کا مقصد دین وملت کی تجدید واصلاح ہے، اور اس دور میں اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ حضرت شاہ سعود کو منتخب فرمایا ہے۔"

* لیکن جلالۃ الملک کی غیر معتدل صحت اور طویل سفر کی زحمت کا تصور کرتے ہوئے میں نے درخواست کی کہ ہم سب کی خواہش اور تمنا تو یہی ہے کہ مرکزی دارالعلوم کا سنگ بنیاد آپ کے مقدس اور متبرک ہاتھوں سے رکھا جائے، لیکن اگر طویل سفر کی اجازت صحت نہیں دے تو اعلیٰ حضرت اپنے کسی خاص نمائندہ کو بھیج دیں، مقام مسرت ہے کہ ہماری یہ ناچیز مگر پر خلوص درخواست قبول ہوئی اور اعلیٰ حضرت نے دارالسلطنت ریاض سے احقر کو بذریعہ ٹیلیگرام مطلع فرمایا کہ تقریب میں شرکت کے لئے میں نے اپنے سفیر مقیم دہلی کو ہدایت کردی ہے، ادھر محترم سفیر شیخ یوسف الفوزان کا تبادلہ ایران کے لئے ہو چکا تھا، اور موصوف روانگی کی تیاری میں مصروف تھے، اس سلسلہ میں ۲۹ر نومبر کی شب کو ایرانی سفیر کی طرف سے ان کو دہلی میں الوداعی پارٹی دی گئی تھی، ایسی حالت میں جلالۃ الملک کا ٹیلیگرام سفیر محترم کے نام آیا کہ:

"الشيخ عبدالوهاب يدعوك فأجبه"

شاہی حکم کی تعمیل ضروری تھی، ۲۸ر نومبر کی شب میں سفیر محترم کا ٹیلیگرام اس مضمون کا آیا کہ "جلالۃ الملک کے حکم سے میں آرہا ہوں"۔

اس ٹیلیگرام کے بعد بہت ہی وسیع اور اعلیٰ پیمانہ پر استقبال کا انتظام واہتمام کیا گیا، سفیر محترم اسپیشل ہوائی جہاز سے وقت مقررہ پر بنارس ہوائی اڈہ پر پہونچے، جہاز میں صرف آٹھ آدمی تھے، سفیر محترم اور ان کے اسٹاف کے چھ ارکان اور حاجی محمد صالح صاحب نائب صدر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس، استقبال کے لئے ہوائی اڈہ پر یہ احقر اور سیکڑوں معززین علماء اور رؤساء موجود تھے، سفیر کی سب سے ملاقات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی، اور پھر ممدوح کو لے کر مدنپورہ آئے، یہاں بھی ہزاروں اخوان جماعت استقبال کے لئے موجود تھے، حاجی محمد صدیق کی کوٹھی پر تھوڑی دیر قیام کے بعد کھانے سے فارغ ہوکر ہم لوگ سیدھے پنڈال (جلسہ گاہ مرکزی دارالعلوم) پہونچے۔

منتظمین کی خواہش تھی کہ جمعہ کی نماز میں پڑھاؤں، مگر مجھے سفیر محترم کو لینے کے لئے ہوائی اڈہ جانا تھا، اور معلوم نہیں تھا کہ واپسی کب تک ہوگی اس لئے مولانا محمد حسین صاحب میرٹھی کو جمعہ پڑھانے کے لئے کہہ دیا گیا تھا، جمعہ کی نماز سے فارغ ہوکر سفیر محترم کو لے کر میں اسٹیج پر گیا اور ان کی خدمت میں عربی میں سپاس نامہ پیش کیا گیا جس کا مناسب جواب سفیر محترم نے دیا، اور جلالۃ الملک شاہ سعود اور شہزادہ امیر فیصل وزیر اعظم کا سلام اور محبت آمیز پیغام سب کو پہنچایا، اس کے بعد تعمیری فنڈ میں عطیات کا اعلان شروع ہو گیا۔

چونکہ سفیر محترم کو ٹھیک چار بجے شام کو بنارس سے رخصت ہونا تھا اس لئے ہم لوگ سفیر ممدوح کو لے کر سنگ بنیاد رکھنے چلے گئے، اللہ اکبر اور ربنا تقبل منا کی روح پرور گونج مین سفیر محترم نے سنگ بنیاد رکھا، اس کے بعد حاجی محمد صدیق صاحب کی کوٹھی پر چائے نوش فرمانے کے بعد سفیر محترم رخصت ہو گئے، انکو ہوائی اڈہ تک پہونچانے احقر اور کچھ معززین گئے۔

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس اور مرکزی دارالعلوم کی مجلس منتظمہ (انجمن جامعہ رحمانیہ بنارس) کی طرف سے آخر میں ہم جلالۃ الملک شاہ سعود اول ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا شکریہ صمیم قلب سے ادا کرتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت نے ہماری ناچیز درخواست کو شرف پذیرائی بخشا اور پوری جماعت دست بدعا ہے کہ حق تعالیٰ جلالۃ الملک کا روحانی سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے۔ آمین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد ہم سفیر محترم اوران تمام معززین کا شکریہ ادا کرتے ہیں جو ملک کے طول وعرض سے ہماری دعوت پر تشریف لائے اور اس مبارک تقریب کو کامیاب بنایا، انجمن جامعہ رحمانیہ کے ناظم اعلیٰ اور معزز اراکین نے جس مستعدی اور جاں فشانی سے میز بانی کے فرائض ادا کئے اس کی یاد دلوں میں ہمیشہ رہے گی دعا ہے کہ حق تعالیٰ ان کے نیک اور بلند عزائم میں زیادہ سے زیادہ برکت عطا فرمائے۔آمین

تقریب کے موقع پر جو رقمیں وصول ہوئیں یا جن کا وعدہ کیا گیا وہ بہت امید افزا ہیں لیکن عمارت پر صرفہ کا جو تخمینہ ہے اس کے اعتبار سے ابھی بہت رقموں کی ضرورت ہے امید ہے کہ جس جوش اور بلند آہنگی کے ساتھ سنگ بنیاد رکھا گیا ہے وہ عمارت کی تکمیل تک باقی رہے گا، سنگ بنیاد کی تقریب بحمد اللہ ہر طرح کامیاب رہی اوراس کے بعد سے تعمیری کام تیزی سے ہورہا ہے۔

عمارت کی تکمیل کے بعد سب سے اہم اور بڑا سوال تعلیم اوراس کے نظام کا ہے۔خدا کرے کہ زیادہ سے زیادہ ایک سال میں اس عمارت کی تکمیل ہوجائے اور اس کے بعد اگلا قدم اٹھایا جائے“۔

(تاسیس نمبر“ ترجمان دہلی شمارہ یکم جنوری ۱۹۶۴ء)

(مذکورہ تاسیسی اجلاس مولانا آروی کی صدارت میں منعقد ہوا تھا، اور سفیر موصوف کی خدمت میں عربی سپاس نامہ آپ ہی نے لکھا اور پیش فرمایا تھا عربی سپاس نامہ اس کا اردو ترجمہ اور سفیر محترم کی جوابی تقریر کے لئے ملاحظہ ہو۔تاسیس نمبر)

مرکزی دارالعلوم کے سنگ بنیاد کی تقریب کے پروگراموں، بعد نماز جمعہ افتتاحی اجلاس عام، اور بعد نماز عشاء جلسوں اور علماء کرام کی تقریروں ودیگر پروگراموں کی ایک مختصر اور عمدہ روداد مولوی عبدالحنان صاحب بنارسی (برادر بزرگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی ماسٹر عبدالمنان صاحب دارانگر، بنارس) خطیب چھوٹی مسجد اہل حدیث فیتھ فل گنج، کانپور کے قلم سے ہے (*) جو ''اخبار اہل حدیث'' دہلی کے شمارہ ۲۷؍رجب ۱۳۸۳ھ مطابق ۱۵؍دسمبر ۱۹۶۳ء میں شائع شدہ ہے، اس میں کچھ مزید تفصیلات بھی مرقوم ہیں اس لئے اسے بھی نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے ملاحظہ ہو، موصوف تحریر فرماتے ہیں:

''جماعت اہل حدیث ہند کے لئے از حد مسرت انگیز تھی وہ ساعت جب کہ بنارس میں اس کی دیرینہ آرزو کی تکمیل ہورہی تھی کہ مرکزی دارالعلوم کا سنگ بنیاد عزت مآب جناب یوسف عبداللہ الفوزان سفیر سعودی عربیہ برائے ہند کے مبارک ہاتھوں رکھا گیا، یقیناً یہ عظیم الشان روح پرور تقریب ان تاریخی یادگاروں میں لکھی جائے گی جو کسی قوم کے مستقبل کی تعمیر وترقی میں سنگ میل کا درجہ حاصل کرتی ہے، جماعت کے علماء، فضلاء، رؤساء، پیر وجواں ملک کے گوشے گوشے سے تقریب میں شرکت کے لئے تشریف فرما تھے۔

معزز مہمان جناب یوسف عبداللہ الفوزان بذریعہ چارٹرڈ طیارہ بروز جمعہ گیارہ بجے دن میں بنارس پہونچے، ہوائی اڈہ پر آپ کے استقبال کے لئے جماعت کے ممتاز افراد کثیر تعداد میں موجود تھے، محلّہ مدن پورہ

(*) خورشید احمد عبدالجلیل متعلم جامعہ سلفیہ (۱۴۱۴-۱۴۱۵ھ/۱۹۹۴-۱۹۹۵) کے مقالہ برائے سند عالمیت ''جامعہ سلفیہ مرکزی دارالعلوم تحریروں کے آئینے میں''۔ اس روداد کو مولانا عبدالوحید صاحب ناظم اعلیٰ انجمن جامعہ رحمانیہ کی تحریر قرار دیا گیا ہے، مگر محولہ ''اخبار اہل حدیث'' میں مولانا موصوف کا نام نہیں ہے، بلکہ روداد کے آخر میں مولانا عبدالحنان صاحب کا نام ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جم غفیر ارض پاک کی اس محبوب شخصیت کو دیکھنے کے لئے ایک دوسرے پر گرا پڑ رہا تھا، نعرۂ تکبیر، مرکزی دارالعلوم زندہ باد، یوسف الفوزان زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے پورا علاقہ گونج رہا تھا، نماز جمعہ پنڈال (جلسہ گاہ مرکزی دارالعلوم) میں ادا کی گئی بعد نماز جمعہ محترم مہمان۔عزت مآب یوسف الفوزان سفیر سعودی عربیہ برائے ہند کی خدمت میں مولانا عبدالوہاب آروی صاحب صدر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس نے سپاس نامہ پیش کیا، معزز مہمان نے سپاس نامہ کا جواب دیتے ہوئے ملک معظم شاہ سعود اور وزیر اعظم امیر فیصل کے پیغامات پڑھ کر سنائے اس کے بعد مولانا عبدالمتین صاحب نے اپنے افتتاحیہ خطبہ میں مرکزی دارالعلوم کی تاسیس وتعمیر کی غرض وغایت، اس کی اہمیت اور اس کے تعلیمی منصوبوں کی تشریح نہایت عالمانہ انداز میں فرمائی، اور عربی زبان کی اہمیت پر روشنی ڈالی کہ یہی ہماری دینی زبان ہے اور نہ صرف ہماری دینی زبان ہے بلکہ دنیا کے مختلف ملکوں کی ''مادری وقومی زبان ہے''۔

(بعد ازاں ہندوستان کے مختلف گوشوں سے آئے ہوئے اخوان جماعت، رؤساء وامراء نے اپنے اپنے بیش قدر عطیات کا اعلان کیا) بڑا ہی ہمت افزا تھا وہ منظر جب کہ مرکزی دارالعلوم کے تعمیری فنڈ میں اپنے عطیات کے پیش کش کے لئے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کررہے تھے، دن کے اس مختصر اجلاس کے بعد سفیر موصوف عزت مآب یوسف الفوزان نے اپنے مبارک ہاتھوں سے اس عظیم دارالعلوم کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنگ بنیاد رکھا، اور پھر اسی دن بعد نماز عصر مہمان محترم واپس دہلی تشریف لے گئے"۔

"بعد نماز عشاء اجلاس عام کی کارروائی زیر صدارت مولانا نذیر احمد صاحب رحمانی صدر جامعہ رحمانیہ، بنارس شروع ہوئی اس اجلاس کا آغاز قاری احمد سعید صاحب بنارسی کی قراءت قرآن مجید سے ہوا، جناب مست گنوری صاحب اور جناب حامد انجم صاحب نے اپنی نظموں سے نوازا بعدہ مولانا عبدالمتین صاحب بنارسی نے بعنوان "مسلک اہلحدیث" نہایت بصیرت افروز تقریر فرمائی (*) آپ کے بعد جناب مولانا عبدالصمد صاحب رحمانی دہلی نے اپنی تقریر دلپذیر سے نوازا بارہ بجے شب میں دعاء وشکریہ کے ساتھ یہ مبارک مجلس برخواست ہوئی"

"۳۰ر نومبر، سنیچر کو صبح دس بجے الحاج محمد صدیق صاحب رئیس جماعت اہل حدیث مدن پورہ، کے دولت کدہ پر مجلس شوریٰ منعقد ہوئی جس میں تقریباً تین سو مندوبین نے شرکت کی، (اس مجلس میں مرکزی دارالعلوم کی تعمیر وغیرہ سے متعلق متعدد اہم امور طے پائے، جن کی تفصیل انجمن جامعہ رحمانیہ کی رپورٹ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے)

تاسیس مرکزی دارالعلوم کے سلسلہ میں ہونے والا دوسرا اجلاس عام ۳۰ر نومبر کو بعد نماز عشاء زیر صدارت مولانا نذیر احمد صاحب رحمانی منعقد ہوا قرأت قرآن کریم اور نظم کے بعد مولانا عبدالمجید صاحب حریری کا پیغام انہی کی آواز میں سنایا گیا جو ٹیپ ریکارڈر پر ریکارڈ تھا مولانا موصوف اپنی علالت وضعف کے باعث

(*) مولانا عبدالمتین صاحب کی تقریر اور مولانا عبدالمجید صاحب حریری کا پیغام "تاسیس نمبر" ترجمان، دہلی شمارہ یکم جنوری ۱۹۶۴ء میں شائع شدہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریک پروگرام نہ ہوسکے تھے، اس کے بعد جناب مولانا عبدالرؤف صاحب جھنڈانگری کی تقریر ہوئی، آپ نے ایک گھنٹہ اپنے مدلل بیان سے مستفید فرمایا۔ آپ کے بعد جناب مولانا داؤد صاحب راز و جناب مولانا عبدالواحد صاحب پرنسپل مدرسہ دارالسلام عمرآباد، ونمونہ سلف جناب مولانا محمد حسین صاحب میرٹھی خطیب جامع مسجد کولوٹولہ کلکتہ نے پر از معلومات تقاریر فرمائیں۔ جن سے سامعین کو بہت ہی فیض حاصل ہوا، بارہ بجے شب میں یہ جلسہ عام دعاء وشکریہ کیساتھ بخیر وخوبی ختم ہوا۔

جہاں تک پورے پروگرام کے نظم ونسق کا تعلق ہے، مہمانوں کے قیام وطعام کا بطریق احسن انتظام رضا کاروں کی مستعدی، ان کی پر خلوص خدمات، ان کا اخلاق، جلسہ گاہ کی آرائش وزیبائش یہ سب لائق صد تعریف تھے''۔

(بقلم مولانا عبدالحنان خطیب چھوٹی مسجد اہل حدیث، فیتھ فل گنج، کانپور)

''اہلحدیث'' دہلی کے مذکورہ شمارہ (۱۵/دسمبر ۶۳ء) کا اداریہ بھی معاون مدیر مولانا مختار احمد ندوی کے قلم سے اسی موضوع پر ہے، تکرار محض سے بچنے کے لئے اس کا پہلا حصہ نقل کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے، دوسرے حصہ میں وہی کچھ تفصیلات ہیں جو اوپر مذکور ہیں، مولانا ندوی تحریر فرماتے ہیں:

''مرکزی دار العلوم بنارس کے سنگ بنیاد کی تقریب بخیر وخوبی انجام پا گئی، جماعت اہل حدیث کی تاریخ میں یہ جلسہ بے مثال تھا، جس قدر جوش وخروش اس جلسہ میں پایا گیا اس کا تصور بھی نہیں تھا، ہندوستان کے تمام گوشوں سے جماعت کے معزز اہل علم، رؤساء وامراء بنارس میں جمع ہوگئے تھے، ہم نے دیکھا کہ جماعت اہل حدیث کے اصاغر واکابر اپنی مرکزی درسگاہ کی تعمیر کے لئے اپنا تن من دھن قربان کرنے کے لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں کوشاں ہیں، جس والہانہ انداز میں لوگوں نے جماعت کے ساتھ اپنی محبت وعقیدت کا مظاہرہ کیا اور ایک ہی جلسہ میں جتنی کثیر مالی امداد کی اس کی مثال اہل حدیث کانفرنس کی ستر سالہ زندگی میں نہیں ملتی، یہ عظیم تاریخی اجلاس اس بات کا زندہ ثبوت تھا کہ ہندوستان کے اخوان اہل حدیث علوم دینیہ کی ترویج واشاعت کا بے مثال جذبہ رکھتے ہیں۔ بنارس کی جماعت اہل حدیث خصوصا مدنپورہ کے علم دوست امراء ورؤساء تمام مسلمانان ہند کے شکریہ کے مستحق ہیں جنھوں نے مرکزی دارالعلوم کے لئے شاندار قطعہ زمین نیز ایک لاکھ کی خطیر رقم (*) دے کر اس ہوش ربا دور میں ایک مثالی درسگاہ کے منصوبہ کو عملی جامہ پہنایا۔ کئی ہفتہ قبل سے اراکین انجمن جامعہ رحمانیہ نے اپنے قیمتی اوقات نیز کاروبار کے حرج کی قربانی دے کر اس عظیم الشان جلسے کے انتظامات کو مکمل کیا، جلسے سے ایک دن قبل اور ایک دن بعد تک مدنپورہ میں مکمل طور پر کاروبار بند رہا۔

سفیر مملکت سعودی عربیہ عزت مآب حضرۃ الشیخ یوسف عبداللہ الفوزان کی شرکت نے اس جلسے کی اہمیت کو چار چاند لگا دیئے اور ہندوستان کی اس عظیم الشان علمی درسگاہ کا رشتہ روحانی سرزمین نجد وحجاز سے جوڑ دیا جو اس کے لئے نیک فال ہے"۔

ناچیز راقم الحروف کو بھی مرکزی دارالعلوم کے سنگ بنیاد کے پروگرام اور اس موقع کے دو روزہ اجلاس عام میں شرکت کی سعادت حاصل ہے، اسی طرح مرکزی

(*) دوسرا بڑا چندہ مئوناتھ بھنجن کے حاجی خلیل حسام الدین صاحب (متوفی ۱۹۹۰ء) کا تھا جزاھم اللہ افضل الجزاء۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دارالعلوم کے تعلیمی افتتاح کے مبارک علمی پروگرام اور دوروزہ جلسہ عام منعقدہ بروز دوشنبہ سہ شنبہ مورخہ ۲۱ و ۲۲/ مارچ ۱۹۶۶ء مطابق ۲۷ و ۲۸/ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ میں بھی شرکت کا شرف حاصل ہے۔

فراہمی سرمایہ کے لئے وفود کا دورہ:

مرکزی دارالعلوم کی تاسیس کے بعد اس کے تعمیری مراحل کی تکمیل کے لئے سب سے بڑا مسئلہ ظاہر ہے کہ مطلوبہ سرمایہ کی فراہمی کا تھا، اوپر تعمیری کمیٹی کی ۲۰/ اکتوبر ۱۹۶۳ء میں منعقد ہونے والی خصوصی میٹنگ کا ذکر ہوا ہے جس میں سنگ بنیاد کی تاریخ طے ہوئی تھی، اسی میٹنگ میں یہ بھی طے ہوا تھا کہ سرمایہ کی فراہمی کے لئے وفود کی تشکیل کی جائے جو ملک کے صوبوں اور شہروں کا دورہ کرے اس خصوص میں مولانا ادریس آزاد رحمانی کی ایک تحریر نظر سے گذری اسی کے نقل پر اکتفا کیا جاتا ہے:

> ”مرکزی دارالعلوم کی تاسیس کے بعد سے اراکین جامعہ رحمانیہ بنارس، پیہم اور مسلسل جدوجہد میں مصروف ہیں کہ جماعت کی آرزوؤں کا یہ مرکز جتنی جلد ممکن ہو سکے اپنے مقاصد کے حصول کے لئے سرگرم عمل ہو جائے، دلوں میں ایک جوش، حوصلوں میں ایک امنگ اور جذبات میں ایک وارفتگی ہے جو اس اہم ذمہ داری کو قبول کر لینے کے بعد کسی طرح متعلقین کو چین نہیں لینے دیتی اس لئے جن لوگوں نے مرکزی دارالعلوم کی تعمیری نگرانی کی ذمہ داریوں کو سنبھالا ہے، وہ شب وروز اسی فکر میں غلطاں و پیچاں ہیں کہ ہم جلد سے جلد اپنے فرائض سے سبکدوش ہو کر جماعت کی یہ امانت جماعت کے ہاتھوں میں سونپ دیں، تاکہ وہ اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہم دینی درسگاہ کو اپنے مقاصد کی تحصیل میں مصروف اور کوشاں دیکھ کر مطمئن ہوسکے"۔

"اراکین انجمن جامعہ رحمانیہ کی مخلصانہ جدوجہد کا اہم پہلو یہ بھی ہے اس مرکزی دارالعلوم کی تعمیری ضروریات کی تکمیل کے لئے ملک کے گوشہ گوشہ کا دورہ کرنے کے لئے آمادہ ہیں، کچھ مقامات ایسے ہیں جہاں مرکزی دارالعلوم کے وفود پہونچے اور بامراد وکامیاب واپس آئے، کچھ مقامات ایسے بھی ہیں جہاں وفود کی روانگی زیر غور ہے، بہرکیف جن لوگوں نے اللہ کا نام لے کر اس کے دین کی خدمت کا یہ بیڑہ اٹھایا ہے وہ اپنی ذمہ داریوں سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہیں ہیں اور ان سب کی بڑی خواہش یہ ہے کہ جماعت کا ہر فرد اسی جذبہ سے سرشار اور اسی کیف وسرور سے بےخود وسرمست نظر آئے خدا کرے جماعت کا دینی جوش مرکزی دارالعلوم جیسی زندہ حقیقت کی اہمیت وافادیت کو پوری طرح سمجھ کر اسے اپنی زندگی کا ایک ضروری نصب العین اور اپنے ایثار وقربانی کا ایک لازمی محور قرار دے لئے"۔

جماعتی اخبارات کے ذریعہ جماعت کے سامنے مرکزی دارالعلوم کے سلسلہ میں مئوناتھ بھنجن کا دورہ کرنے والے وفد اور دورہ کی تفصیلات پیش کی جاچکی ہیں آج اس سلسلہ کے دو مزید وفود کے حالات جس نے مالیگاؤں وبمبئی کا دورہ کیا ناظرین کے سامنے پیش ہیں"۔

(اخبار اہل حدیث، دہلی شمارہ یکم اپریل ۱۹۶۴ء)

مئوناتھ بھنجن کا دورہ مرکزی دارالعلوم کے وفد کا پہلا دورہ تھا، یہ موقر وفد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا نذیر احمد صاحب رحمانی، حاجی محمد صدیق صاحب رئیس مدن پورہ، بنارس، مولوی محمد یحییٰ صاحب ابن مولانا عبدالمتین صاحب، اور مولانا محمد ادریس آزاد رحمانی پر مشتمل تھا، اس دورہ کی روداد مولانا آزاد رحمانی صاحب کی تحریر کردہ ''اخبار اہلحدیث''، دہلی، شمارہ یکم فروری ۱۹۶۴ء میں شائع شدہ ہے، عنوان ہے ''پہلا دورہ، مرکزی دارالعلوم کے وفد کی شاندار کامیابی'' اس روداد میں موقر وفد کی مئو میں پر جوش و پرخلوص پذیرائی اور غایتِ تکریم اور پرتکلف ضیافت و دعوت کا بھی تفصیلی ذکر خیر ہے، اس موقع سے حاتم جماعت اہل حدیث مئو الحاج خلیل حسام الدین صاحب (والد محترم مولانا شفیع احمد ناظم جامعہ فیض عام) نے دس ہزار یکمشت عنایت فرمایا تھا جو اس وقت ایک خطیر رقم تھی، یہ حاجی صاحب کے اس گرانقدر چندہ کے علاوہ تھا جو انھوں نے مرکزی دارالعلوم کے سنگ بنیاد کے موقع پر بنارس میں دیا تھا، مئو میں یہ وفد جمعرات و جمعہ مورخہ ۲/۳ رجنوری ۱۹۶۴ء دو روز رہا، قیام کا انتظام کارخانہ دارالصحت (قدرتی تیل) ڈومن پورہ میں تھا۔

الغرض پورے ملک سے سرمایہ کی فراہمی اور تعاون کا سلسلہ نہایت جوش وخروش کے ساتھ جاری رہا، پھر بیرون ملک سعودیہ وغیرہ وفد بھیجنے کا پروگرام بنا، اس سلسلہ میں پہلا وفد جس نے مرکزی دارالعلوم کے لئے سعودیہ وغیرہ کا دورہ کیا میری یادداشت کے مطابق حضرت مولانا عبدالصمد شرف الدین الکتبی اور مولانا مختار احمد صاحب ندوی پر مشتمل تھا، یہ دورہ بہت کامیاب رہا۔

بہرحال تاسیس کے بعد سے تعمیری سلسلہ اللہ کے فضل وکرم پھر اہل خیر کے تعاون سے بلا انقطاع جاری وساری رہا، تعمیری صورت حال سے مولانا عبدالوحید صاحب (ناظم انجمن جامعہ رحمانیہ بنارس) جماعتی اخبارات ''اہلحدیث وترجمان''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ذریعہ لوگوں کو برابر باخبر رکھنے کی کوشش کرتے تھے کہ کس جانب تعمیر کہاں تک پہونچی، آئندہ کس طرف تعمیر شروع ہونے والی ہے،''اہل حدیث دہلی کے دو شمارے مورخہ ۱۵؍مارچ ۶۴ء اور یکم مئی ۱۹۶۴ء میرے پیش نظر ہیں، اول الذکر شمارہ میں یہ خبر دی گئی ہے کہ:

''مرکزی دارالعلوم کی تعمیر کا کام بحمد اللہ پوری سرگرمی سے جاری ہے، آج ۶؍مارچ تک اس کی تعمیر جس حد تک پہونچی ہے، اس کا ایک مختصر خاکہ ہدیہ ناظرین ہے۔ شمالی حصہ کے پانچ کمروں کی بنیادیں بھری جاچکی ہیں، اور دیوار کا حصہ سطح زمین سے اوپر آ گیا ہے...... دارالحدیث کی بنیادوں کے بھرنے کا کام شروع ہوچکا ہے، نقشہ میں مرکزی دارالعلوم کا جو صدر گیٹ رکھا گیا ہے اس کے عین مقابل ''دارالحدیث'' ہوگا، اس کی عمارت بہت کشادہ، وسیع اور شاندار ہوگی، دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس اہم کام کو جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہونچا دے''۔ آمین

(عبدالوحید، ناظم اعلیٰ انجمن جامعہ رحمانیہ، مدنپورہ، بنارس)

اور ثانی الذکر شمارہ میں یہ خوشخبری ہے کہ:

''مرکزی دارالعلوم کی تعمیری رفتار خدا کے فضل سے تشفی بخش طور پر ترقی کررہی ہے، شمالی ومشرقی حصہ کے جن پانچ کمروں کی دیواریں سطح زمین سے چار فیٹ اونچی آچکی تھیں...... ان کے لنٹل کا مرحلہ طے ہوچکا ہے اب امید ہے کہ ان کمروں کی تعمیر تیزی سے آگے بڑھے گی، اور مرکزی دارالعلوم کا یہ حصہ جلد ہی سرعت کے ساتھ پایہ تکمیل کو پہونچے گا۔ ان شاء اللہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دارالحدیث کی تعمیر: خدا کے فضل سے اس کی بنیادیں بھی ہر چار طرف سے بھری جا چکی ہیں، بلکہ سامنے کی دیوار اور اس سے ملی ہوئی مشرقی دیوار سطح زمین سے تین چار فٹ اونچی آ چکی ہے، اس کے دوسرے حصوں میں بھی کام تیزی سے ہو رہا ہے...... مرکزی دارالعلوم کی تعمیر کا کام پورے شباب پر ہے، اور کارکنوں کی یہ خواہش ہے کہ یہ مرحلہ جتنی جلد ممکن ہو سکے انجام کو پہونچا دیا جائے''۔

(عبدالوحید، ناظم اعلیٰ انجمن جامعہ رحمانیہ، مدنپورہ، بنارس)

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ مرکزی دارالعلوم کی ایک بھاری بھرکم تعمیری کمیٹی بنادی گئی تھی جو پورے ملک سے ہر صوبہ سے منتخب اعیان جماعت پر مشتمل تھی، لیکن عملاً جملہ تعمیری انتظامات اور تعمیر کی نگرانی کی اصل ذمہ داری درحقیقت اعیان جماعت اہل حدیث بنارس اور اراکین انجمن جامعہ رحمانیہ بنارس کے کندھوں پر تھی اور وہ اس ذمہ داری کو کمال فرض شناسی اور غایت درجہ مستعدی کے ساتھ انجام دیتے رہے۔

مرکزی دارالعلوم کے تعلیمی افتتاح کی تیاری

اوائل ۱۹۶۵ء تک جب مشرقی اور شمالی وجنوبی اطراف میں اتنے کمروں کی تعمیر مکمل ہوگئی جو درسگاہوں اور ہاسٹل وغیرہ کی ضروریات کے لئے اس وقت کافی ہو سکتے تھے، تو ذمہ داروں کو مرکزی دارالعلوم کے تعلیمی افتتاح اور سلسلۂ تعلیم کے آغاز کی فکر ہوئی۔

نصاب تعلیم کمیٹی:

اس خصوص میں اولاً اکابر علماء و ماہرین تعلیم پر مشتمل ایک نصاب تعلیم کمیٹی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنائی گئی کہ وہ اہلحدیث منہج کے مطابق نیز عصری تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے نصاب تعلیم کا ایک جامع خاکہ ترتیب دے اس کمیٹی کے کنوینر مولانا نذیر احمد رحمانی املوی تھے۔

مولانا املوی کی ۳۰/مئی ۱۹۶۵ء میں وفات کے بعد آپ کی جگہ نصاب تعلیم کمیٹی کے کنوینر مولانا ادریس آزاد رحمانی بنائے گئے، مولانا آزاد صاحب کے بیان کے مطابق مولانا املوی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات میں نصاب تعلیم کمیٹی کی متعدد نشستیں منعقد ہوچکی تھیں مولانا املوی سخت علالت کے باوجود ہر نشست میں شریک رہتے تھے۔ آپ کی موجودگی اور آپ کے اشراف میں نصاب تعلیم کا بنیادی خاکہ تقریبا مرتب ہوگیا تھا۔ (مقدمہ اہل حدیث اور سیاست)

نصاب تعلیم کمیٹی کے اراکین کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:

۱۔ حضرت مولانا عبد الوہاب صاحب آروی صدر مرکزی جمعیۃ اہل حدیث ہند

۲۔ حضرت مولانا عبد المجید صاحب الحریری

۳۔ حضرت مولانا محمد احمد صاحب ناظم مدرسہ فیض عام

۴۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبید اللہ رحمانی صاحب

۵۔ حضرت مولانا نذیر احمد صاحب رحمانی

۶۔ حضرت مولانا عبد الواجد صاحب عمر آباد

۷۔ حضرت مولانا عبد الصمد صاحب بھیونڈی

۸۔ حضرت مولانا ڈاکٹر سید عبد الحفیظ صاحب دربھنگہ

۹۔ مولانا عبد الجلیل صاحب رحمانی

(اہل حدیث دہلی، شمارہ یکم اپریل ۱۹۶۵ء ، تحریر مولانا عبد الوحید صاحب ناظم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دارالعلوم ۔ مقالہ ''مرکزی دارالعلوم تحریروں کے آئینے میں'' ص ۹۲ از خورشید عبدالجلیل الیس نگری)

مجوزہ نصاب تعلیم اور تعلیمی افتتاح کے متعلق فیصلے:

۱۸ر نومبر ۱۹۶۵ء کو نصاب تعلیم کمیٹی کا ایک اجلاس بنارس میں منعقد ہوا جس میں مرکزی دارالعلوم کے نصاب تعلیم اور تعلیمی افتتاح کی تقریب کے متعلق اہم فیصلے ہوئے، نصاب تعلیم کمیٹی کے کنوینر مولانا آزادرحمانی تحریر فرماتے ہیں:

''۱۸ر نومبر ۱۹۶۵ء روز پنجشنبہ کو اخبار میں شائع شدہ اعلان کے مطابق مرکزی دارالعلوم کمیٹی کا اجلاس مرکزی دارالعلوم کے نئے تعمیر شدہ کمرہ میں منعقد ہوا، اس اہم اجتماع میں شرکت کے لئے زعیم ملت حضرت مولانا عبدالوہاب آروی صاحب صدر آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس اور حضرۃ الشیخ مولانا عبیداللہ صاحب رحمانی، مدظلہما اللہ تعالیٰ ۱۶ر نومبر کی شام ہی کو بنارس تشریف لائے۔

نصاب تعلیم کمیٹی کے مجوزہ نصاب کے خاکہ کی نقول بہت پہلے سے عمائدین اور اہل علم حضرات کی خدمت میں بغرض مشورہ بھیج دی گئی تھیں تاکہ ان کی موصول شدہ آراء کی روشنی میں مجوزہ خاکہ میں ترمیم واضافہ کے بعد اسے منظور کیا جائے۔

۱۶ر نومبر کو حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب آروی مدظلہ اور شیخ الحدیث مولانا عبیداللہ مبارکپوری مدظلہ کی موجودگی میں بنارس کے اراکین نصاب کمیٹی نے مجوزہ نصاب پر از سر نو غور وفکر شروع کیا حضرت مولانا آروی صاحب کی رہنمائی اور حضرت الشیخ کے قیمتی مشوروں نیز موصول شدہ رایوں کی روشنی میں ۱۶ر نومبر کی شام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک نصاب کے خاکہ میں ترمیم واضافہ کا کام ہوتا رہا، کوشش یہ تھی کہ ایک جامع خاکہ مرتب کر کے اسے ۱۸ر نومبر کی نشست میں منظوری کے لئے پیش کیا جائے لیکن کام کی اہمیت کے پیش نظر ۱۶ر نومبر کا پورا دن اس کے لئے ناکافی ہوا۔ (دوسرے دن) اور پھر ۱۹ر نومبر کو نصاب تعلیم کی ترتیب وترمیم کا بقیہ کام اراکین نصاب کمیٹی نے مکمل کیا۔

۱۸ر نومبر کو نصاب کمیٹی کا اجلاس مرکزی دارالعلوم کے تعمیر شدہ نئے کمرہ مین زیر صدارت زعیم ملت حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب آروی صدر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد ضابطہ کے مطابق ایجنڈے کی دفعات پر تفصیلی بحث کا آغاز ہوا۔

دفعہ نمبر ایک جو مجوزہ نصاب تعلیم پر غور وخوض سے متعلق تھی، اس بارے میں اس نشست کے جملہ حاضرین نے نصاب تعلیم کے اندر ترمیم واضافہ کا کام اراکین نصاب کمیٹی کے ذمہ چھوڑ دیا اور انھیں اختیار دے دیا کہ حضرت مولانا آروی مدظلہ کی نگرانی وسرکردگی میں نصاب مکمل کر کے اسے شائع کر دیا جائے۔

نیز یہ بھی بالاتفاق طے کیا گیا کہ موجودہ نصاب تعلیم کمیٹی کو وقتاً فوقتاً نصاب کا جائزہ لینے کے لئے باقی رکھا جائے اس کے نگراں حضرت الشیخ مولانا مبارکپوری مدظلہ العالی ہوں گے۔

اس کے بعد ایجنڈے کی دفعہ دو پر غور وخوض شروع ہوا جو مرکزی دارالعلوم کے تعلیمی افتتاح کی تقریب کے بارے میں تھی، اس کے متعلق مندرجہ ذیل تجاویز منظور کی گئیں۔

مرکزی دارالعلوم میں تقریب افتتاح تعلیم سے متعلق یہ اجلاس باتفاق آرا طے کرتا ہے کہ اس کا وقت آئندہ ماہ ذیقعدہ (۱۳۸۵ھ، مطابق مارچ ۱۹۶۶ء) میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھا جائے۔

اس اجلاس نے مرکزی دارالعلوم کی افتتاحی تقریب کو کامیاب بنانے کے لئے ضرورت محسوس کی کہ اس کے لئے اسی مجلس میں ایک استقبالیہ کمیٹی کا قیام عمل میں لایا جائے، چنانچہ اس کے صدر جناب حاجی محمد عباس صاحب رئیس بھدوہی اور نائبین صدر جناب حاجی محمد صدیق صاحب بنارس اور جناب حاجی محمد خلیل حسام الدین صاحب مئوناتھ بھنجن منتخب ہوئے۔

مرکزی دارالعلوم کے انتظامی امور کی نگرانی کے لئے عمائدین ملک کی ایک مستقل کمیٹی کے قیام کے مسئلہ پر بھی غور وخوض ہوا اور یہ قرارداد پاس ہوئی:

آج کا یہ اجتماع اتفاق رائے سے طے کرتا ہے کہ جامعہ رحمانیہ کے دستور کے تحت اکیس افراد پر مشتمل مرکزی دارالعلوم کی ایک مجلس منتظمہ دو ہفتوں کے اندر تشکیل دی جائے جو مرکزی دارالعلوم کے قواعد وضوابط کو دو مہینہ کے اندر ترتیب دے کر جنرل میٹنگ میں پیش کرے، اس مجلس کے کنوینر مولانا عبدالوحید صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ رحمانیہ منتخب کئے گئے۔

نیز آج کا یہ اجلاس باتفاق آرا طے کرتا ہے کہ مرکزی دارالعلوم کے لئے قابل سے قابل اساتذہ کی فراہمی کی کوششیں جاری رکھی جائیں"۔

از آزاد رحمانی کنوینر نصاب تعلیم کمیٹی مرکزی دارالعلوم بنارس

(منقول از پندرہ روزہ "الہدیٰ" دربھنگہ شمارہ یکم دسمبر ۱۹۶۵ء)

مرکزی دارالعلوم کے افتتاحی اور ابتدائی دور میں جامعہ رحمانیہ بنارس کے عربی درجات کے اساتذہ دارالعلوم کے اساتذہ تھے، آئندہ مزید اساتذہ کے اضافے ہوتے رہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرکزی دارالعلوم کی پہلی مجلس منتظمہ:

مذکورہ بالا قرارداد کے مطابق وقت مقررہ کے اندر مرکزی دارالعلوم کی پہلی مجلس منتظمہ کا انتخاب عمل میں آیا، چنانچہ مولانا عبدالوحید صاحب ناظم مرکزی دارالعلوم اس خصوص میں تحریر فرماتے ہیں:

”مرکزی دارالعلوم کے نصاب تعلیم کمیٹی کی حالیہ نشست منعقدہ ۱۸؍نومبر ۱۹۶۵ء میں زعیم ملت و جماعت حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب آروی صدر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس، شیخ الحدیث حضرت العلام مولانا عبیداللہ صاحب رحمانی اور مختلف علاقوں سے آئے ہوئے مقتدر حضرات اور انجمن جامعہ رحمانیہ کے اراکین نے مرکزی دارالعلوم کے لئے مجلس منتظمہ کی تشکیل کی تجویز منظور فرمائی جو مرکزی دارالعلوم کے متعلق جملہ امور کی دیکھ بھال کرے گی مجلس منتظمہ کے دوتہائی اراکین، انجمن جامعہ رحمانیہ کو اور ایک تہائی آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کو اپنی طرف سے نامزد کرنا تھا، چنانچہ مولانا عبدالوہاب صاحب آروی نے چھ ناموں کو کانفرنس کی طرف سے نامزد فرمائے، اور اراکین انجمن جامعہ رحمانیہ نے حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب آروی اور حضرت شیخ الحدیث مولانا عبیداللہ صاحب رحمانی اور دیگر مقتدر اراکین حضرات کے مشورہ سے چودہ ناموں کا انتخاب کیا، جن کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں:

۱۔ حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب آروی صدر آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبیداللہ رحمانی مبارکپوری

۳۔ حضرت مولانا عبدالمجید صاحب حریری، بنارس

۴۔ جناب حاجی محمد صدیق صاحب بنارس

۵۔ حضرت مولانا محمد احمد صاحب ناظم مدرسہ فیض عام مئو

۶۔ جناب ڈاکٹر سید عبدالحفیظ صاحب دربھنگہ

۷۔ حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب رحمانی، جھنڈانگری

۸۔ حضرت مولانا داؤد راز صاحب دہلی

۹۔ جناب عبدالحلیم صاحب کوٹہ راجستھان

۱۰۔ جناب سی فضل الرحمٰن صاحب، مدراس

۱۱۔ جناب سیٹھ بچو علی صاحب بمبئی

۱۲۔ جناب سیٹھ حاجی محمد یعقوب صاحب کانپور

۱۳۔ جناب مولانا عبدالجلیل صاحب رحمانی بستی

۱۴۔ جناب مولانا مختار احمد ندوی صاحب

۱۵۔ جناب صوفی عبدالرحمٰن صاحب تانتی باغ کلکتہ

۱۶۔ جناب خواجہ محمد سلیم صاحب دہلی

۱۷۔ جناب حاجی محمد اشفاق احمد وزیری صاحب، بھدوہی

۱۸۔ جناب مولوی محمد زبیر احمد صاحب بنارس

۱۹۔ جناب عبدالحی صاحب بنارس

۲۰۔ جناب حافظ محمد یحییٰ صاحب دہلی

۲۱۔ جناب مولانا عبدالوحید صاحب بنارس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالقادر شیبۃ الحمد اور سفیر محترم محمد الحمد الشبیلی کو درجنوں کاروں کے جلو میں لے کر تقریباً گیارہ بجے مدنپورہ پہونچے یہاں مشتاقان دید وسلام کا زبردست ہجوم تھا، نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، شیخ عبدالقادر شیبۃ الحمد زندہ باد، سفیر مملکت سعودیہ زندہ باد، مرکزی دارالعلوم زندہ باد، آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس زندہ باد کے فلک شگاف نعرے بلند ہوہو کر فضا کو مرتعش کررہے تھے، مہمانوں کو دیکھنے اور ان سے مصافحہ کا شرف حاصل کرنے کے لئے لوگ ایک دوسرے پر گرے پڑ رہے تھے، بمشکل تمام معزز مہمان حاجی محمد صدیق صاحب کے دولتکدہ تک پہونچے جہاں ان کے ضیافت وظہرانہ کا انتظام تھا، اسی دوران نماز ظہر کا وقت ہوگیا، اور جب موذن نے اذان دی تو سارا مجمع سمٹ کر مسجد میں آ گیا، شیخ مکرم اور سفیر محترم بھی نماز کی ادائیگی کے لئے مسجد تشریف لائے اور تمام لوگوں نے شیخ کی امامت میں نماز ظہر ادا کی، موحدین کے اس بے مثال اجتماع کو دیکھ کر شیخ اتنے متاثر ہوئے کہ نماز سے فراغت کے بعد تقریباً آدھ گھنٹہ آپ نے شستہ عربی میں ایک فکر انگیز خطبہ دیا جس میں اسلام کی اجتماعی زندگی، اخوت ومساوات اور اسلام کی عالمگیر حقانیت کو بڑے دل نشیں انداز میں بیان فرمایا، اس سے فراغت کے بعد حاجی محمد صدیق صاحب کے دولتکدہ پر تناول ماحضر کے لئے تشریف لے گئے"۔

(ترجمان ۱۵ر دسمبر ۱۹۶۶ء "افتتاح نمبر" مولانا آزاد رحمانی کی تحریر سے ملخص)

افتتاحی تقریبات پر عمومی نظر:

(از رشحات قلم مولانا مختار احمد صاحب ندوی نائب صدر مجلس منتظمہ مرکزی دارالعلوم) :

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''دارالعلوم کا یہ افتتاحی اجلاس ہر حیثیت سے مثالی اور قابل یادگار تھا دارالعلوم کے قیام نے پورے ملک میں جماعت اہلحدیث کے اندر زندگی کی ایک لہر دوڑادی ہے، پوری جماعت مین بیداری اور عمل کی ایک نئی فضا پیدا ہوگئی ہے۔

علماء کی اتنی بڑی تعداد اب تک کسی اجتماع میں دیکھی نہیں گئی، دارالعلوم کی یہ بڑی مبارک خصوصیت ہے کہ جماعت کے تمام علماء مرکزی دارالعلوم کی تحریک پر متفق اور اس کی ترقی کے لئے متحد ہیں، مرکزی دارالعلوم کے قیام کا یہ سب سے بہترین ردعمل جماعت پر ظاہر ہوا ہے، اور جماعت کو یہ اتنی بڑی نعمت مل گئی ہے جس کی کوئی قیمت ادا نہیں کی جاسکتی''۔

مہمانان خصوصی کا استقبال:

''اجلاس کی کامیابی اور مرکزی دارالعلوم کی خوش نصیبی کا بڑا سبب یہ بھی تھا کہ اس مبارک موقع پر سعودیہ عربیہ کی دو عظیم شخصیتیں بنفس نفیس شریک اجتماع تھیں، مرکزی دارالعلوم کے عمائدین نے دارالعلوم کے تعلیمی افتتاح کے لئے عالم اسلام کی مشہور ومعروف شخصیت علامہ شیخ عبدالعزیز بن باز نائب رئیس الجامعۃ الاسلامیہ مدینہ منورہ کو دعوت دی تھی جو انھوں نے دارالعلوم کی مرکزیت اور اہمیت کے پیش نظر منظور کرلی تھی، لیکن دارالعلوم کے افتتاح کی تاریخیں چونکہ موسم حج میں تھیں اس لئے شیخ خود تشریف نہ لاسکے، اور اپنے ایک خاص نمائندہ مدینہ یونیورسٹی کے موقر استاذ شیخ عبدالقادر شیبۃ الحمد کو افتتاح کے لئے بنارس بھیجا، شیخ موصوف عزت مآب شیخ محمد الحمد الشبیلی سفیر مملکت سعودیہ عربیہ متعینہ ہند، کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ۲۱ رمارچ کو تقریباً بارہ بجے دن میں مدنپورہ تشریف لائے آپ کی آمد سے بہت قبل ہی سے سڑک پر مہمانانِ محترم کے استقبال کے لئے ہزاروں کی تعداد میں لوگ دورویہ کھڑے ہو گئے تھے، مرکزی دارالعلوم کی طرف سے جن حضرات کو مدعو کیا گیا تھا ان کے لئے مخصوص بلے تیار کئے گئے تھے، جماعت کے یہ عمائدین سینے پر بلا لگائے استقبال کے لئے نہایت وقار وشان کے ساتھ موجود تھے تقریباً بارہ بجے دونوں خصوصی مہمان تشریف لائے اور پورا محلّہ مدنپورہ نعرۂ تکبیر اور زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا"

"مہمانانِ محترم کے لئے دو خوبصورت بلے بنائے گئے تھے، جو ان کے مخصوص عربی لباس پر بہت زیب دے رہے تھے ظہر کی نماز کے بعد شیخ عبدالقادر شیبۃ الحمد نے حاضرین کو محراب مسجد میں کھڑے ہو کر خطاب فرمایا: اور بڑی فصیح اور شیریں زبان میں اسلام کے بنیادی عقائد توحید و سنت کی حقانیت، مسلک حق کی وضاحت اور مساوات واخوت اسلامی پر نہایت عالمانہ انداز میں روشنی ڈالی، اور مرکزی دارالعلوم کی مبارک افتتاحی تقریب میں شرکت کرنے پر فخر اور مسرت کا اظہار کیا"

(بعد ازاں حاجی محمد صدیق صاحب کے دولت کدہ پر کچھ دیر قیلولہ و استراحت کے بعد، عمائدین مرکزی دارالعلوم ان دونوں مہمانوں کو لے کر بعد نماز عصر جلسہ گاہ پہونچے، یہاں بھی ملک کے تمام اطراف اور گوشوں سے آئے ہوئے اخوان جماعت کا بے پناہ ہجوم تھا، حاضرین نے انتہائی جوش وولولہ کے ساتھ مہمانوں کا والہانہ استقبال کیا، نعرۂ تکبیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ اکبر، شیخ عبدالقادر شیبہ الحمد زندہ باد، عزت مآب شیخ محمد الحمد الشبیلی زندہ باد، مرکزی دارالعلوم زندہ باد، جمعیۃ اہلحدیث ہند زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے فضا گونج اٹھی، جلسہ میں جو سرگرمی اور جوش وخروش پیدا ہوا اس کی مثال مشکل سے دیکھنے میں آئیگی، لوگ خلوص ومحبت کے جذبات سے مغلوب ہوکر مہمانوں سے سلام ومصافحہ کے لئے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی جدوجہد کرتے رہے، آخر بڑی مشکلوں سے شیخ مکرم اور سفیر محترم کو ڈائس تک لایا گیا، اور پھر پروگرام کے مطابق جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی)

افتتاحی اجلاس:

''عصر کی نماز کے بعد دارالعلوم کے وسیع صحن میں عظیم الشان پنڈال کے اندر ''دارالحدیث'' کی زیر تعمیر عمارت کے سامنے چبوترے اور ڈائس سے دارالعلوم کا افتتاحی پروگرام (زیر صدارت حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب آروی صدر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس) شروع ہوا، مالیگاؤں کے مشہور اور ہردلعزیز قاری عبدالصمد صاحب نے اپنے مخصوص لہجے میں دل نشیں قرأت کرکے جلسہ کا افتتاح کیا، اور پھر بنارس کے مشہور قاری عبیدالرحمٰن صاحب نے بھی اپنے مخصوص انداز میں دل نشیں قرأت فرمائی (اس کے بعد عالیجناب محمد عباس صاحب وزیری صدر مجلس استقبالیہ کے خطبہ استقبالیہ کو جناب مولوی عبدالوحید (ناظم مرکزی دارالعلوم) نے موصوف کی طرف سے پیش فرمایا) اس کے بعد مرکزی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دارالعلوم کی طرف سے حضرت شیخ عبدالقادر شیبۃ الحمد اور سفیر محترم محمد الحمد الشبیلی کی خدمت میں سپاس نامہ پیش کیا گیا، جسے بالترتیب مولوی محمد زبیر صاحب اور مولوی عبدالوحید صاحب رحمانی نے پڑھا"۔

سپاس نامہ کے بعد شیخ عبدالقادر شیبۃ الحمد نے اپنا طویل علمی مقالہ سنایا جو خاص اسی اجلاس میں پڑھنے کے لئے لکھا گیا تھا، اس کے بعد سفیر محترم شیخ محمد الحمد الشبیلی صاحب نے بھی مختصراً لیکن شاندار انداز میں سپاس نامہ کا جواب دیا، شیخ مکرم کے مقالہ اور سفیر محترم کے جواب کا اردو ترجمہ رات کے اجلاس میں سنایا گیا"۔

"اس رسمی کارروائی کے بعد اس عظیم الشان اجلاس کے اصل مقصود تعلیمی افتتاح کی مبارک ساعت آئی جامعہ رحمانیہ بنارس کے فضیلت کے طلبہ جو اب مرکزی دارالعلوم کے فضیلت اول کے طلبہ تھے (*) انھیں ڈائس پر بلایا گیا وہ صحیح بخاری اول بغل میں لئے ڈائس پر حاضر ہوئے (فضیلۃ الشیخ عبدالقادر شیبۃ الحمد سے افتتاحی درس دینے کی درخواست کی گئی شیخ نے صحیح بخاری کے اول کتاب و باب کیف کان بدء الوحی اور پہلی حدیث "انما الاعمال بالنیات...... کے درس سے تعلیم کا افتتاح فرمایا، اور اس موضوع پر مبسوط، عالمانہ و محققانہ درس دیا) (*) مجمع پر مسرت کی ایک لہر سی دوڑ گئی، ہر شخص خوشی میں ڈوبا نظر آرہا تھا، عجب دیدنی منظر تھا، پون گھنٹے کے شاندار درس نے علماء پر شیخ کی عالمانہ بصیرت کا بڑا خوش گوار اثر ڈالا"۔

(*) ان اولین طلبہ میں: مولانا عبدالسلام مدنی، مولانا عبدالرحمٰن لیثی مدنی، مولانا عبدالودود بونڈھیار، مولانا فضل الرحمٰن بونڈھیار، وغیرہ تھے نیز ان کے ساتھ عالمیت کے طلبہ مولانا محمد مستقیم سلفی وغیرہ وغیرہ کو بھی شیخ کے درس بخاری میں شریک کرلیا گیا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اس کے بعد مولانا عبدالمجید صاحب الحریری نے شیخ مکرم اور سفیر محترم کا شکریہ ادا کیا، چونکہ ان کارروائیوں میں نماز مغرب کا وقت ہوگیا تھا اس لئے دن کے اس اجلاس کے اختتام کا اعلان کردیا گیا)

اجلاس عام:

"اگر چہ اس قسم کی مخصوص تقریبات میں عام اجلاس کا موقع کم ہی ملتا ہے پھر بھی دونوں دن چند تقریریں عمومی انداز کی بھی ہوئیں، پہلے روز بعد نماز عشاء کے اجلاس میں ضروری کارروائیوں تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی وغیرہ کے بعد راقم الحروف (مختار احمد ندوی) نے اپنی علالت اور آواز کی بندش کے باوجود مختصراً علم حدیث وتبلیغ دین کے عنوان پر مختصر تقریر کی، مولانا محمد حسین صاحب میرٹھی نے بھی ایثار وتقویٰ کے موضوع پر ایک موثر وعظ فرمایا"۔

(مولانا ندوی کی تقریر کے دوران ہی میں جناب شیخ عبدالقادر شیبۃ الحمد اور سفیر محترم جناب محمد الحمد الشبیلی جلسہ میں شرکت کے لئے دارالعلوم تشریف لائے، جیسے ہی یہ حضرات جلسہ گاہ میں داخل ہوئے حاضرین جلسہ نے پر جوش نعروں سے ان کا استقبال کیا، اس کے بعد مولانا ندوی نے اپنی تقریر پوری کی......

چونکہ مہمانوں کی واپسی کا وقت قریب تھا، اس لئے مولانا میرٹھی کی تقریر کے دوران تھوڑا سا وقت لیکر مہمانان گرامی نے مرکزی دارالعلوم کے ذمہ داروں اور اخوان جماعت کا شکریہ ادا کیا اور اس بے مثال درسگاہ کے قیام پر اپنی نیک تمناؤں اور مخلصانہ دعاؤں کے ساتھ اپنی تقریر ختم کی، اس کے بعد مولانا میرٹھی نے اپنی تقریر پوری فرمائی)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجلس منتظمہ کا اجلاس:

"مرتبہ پروگرام کے مطابق دوسرے روز سہ شنبہ مورخہ ۲۲ / مارچ کو صبح حاجی محمد صدیق صاحب کی کوٹھی میں مرکزی دارالعلوم کی مجلس منتظمہ کا اجلاس منعقد ہوا، جس میں دارالعلوم کے مرتبہ دستور کی ایک ایک دفعہ پر غور وخوض ہوا، اور اسے منظوری دی گئی، بعد ازاں مجلس منتظمہ کے عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا" (اس کا تفصیلی ذکر پہلے ہو چکا ہے)

دوسرے روز دن میں بھی اجلاس عام ہوا جس میں متعدد علماء کی تقریریں ہوئیں، اور بعد نماز عشاء کے اجلاس عام میں مولانا عبدالجلیل صاحب رحمانی اور مولانا عبدالرؤف صاحب رحمانی جھنڈانگری کی تقریریں ہوئی، دونوں دن اجلاس عام میں حاضرین نے دل کھول کر عطیات دیئے"۔

(مقالہ برائے سند عالمیت "مرکزی دارالعلوم تحریروں کے آئینے میں" ص ۱۱۴ تا ۱۲۰، منقول از "اخبار اہل حدیث" دہلی، شمارہ یکم اپریل ۱۹۶۶ء)

مرکزی دارالعلوم کے تقریب افتتاح کی مفصل روداد خطبہ استقبالیہ، سپاس نامہ، شیخ عبدالقادر شیبۃ الحمد اور سفیر مکرم محمد الحمد الشبیلی کے جواب اور تقریر وخطاب، شیخ مکرم کا درس بخاری، اور ان سب کے ترجمہ وغیر ذلک کی تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو "افتتاح نمبر" ترجمان دہلی شمارہ (۱۴۔۱۵۔۱۶) جلد ۱۴ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ مطابق دسمبر ۱۹۶۶ء۔

مرکزی دارالعلوم کے تعلیمی افتتاح کی یہ تقریب چونکہ ماہ ذوالقعدہ کے آخر میں منعقد ہوئی تھی جس کے بعد مدارس میں عیدالاضحیٰ کی تعطیل ہوجاتی ہے، عیدالاضحیٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد دارالعلوم کے کھلنے پر حسب اعلان وضابطہ درجات عالمیت وفضیلت اول ودیگر درجات میں مطلوبہ تعداد میں داخلہ کے خواہشمند طلبہ کے امتحان داخلہ کے بعد داخلے لئے گئے، داخلہ کی کارروائی کی تکمیل کے بعد باقاعدہ تعلیم کے آغاز کا اہتمام کیا گیا، حضرت مولانا عبدالوحید صاحب سلفی، ناظم اعلیٰ مرکزی دارالعلوم اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

باقاعدہ تعلیم کا آغاز:

"دوشنبہ (مورخہ ۲۶/ذوالحجہ ۱۳۸۵ھ مطابق) ۱۹/اپریل ۱۹۶۶ء کا دن وہ مبارک دن ہے جب مرکزی دارالعلوم بنارس میں اس کے منظور کردہ نصاب تعلیم کے مطابق درس وتدریس کا آغاز ہوا، حضرت شیخ الحدیث مولانا عبیداللہ صاحب رحمانی صدر مجلس منتظمہ، مرکزی دارالعلوم کے اہم امور کی نگرانی کیلئے بنارس ہی میں تشریف فرما تھے، اس آغاز کار کی یہ روح پرور مجلس آپ ہی کی نگرانی میں انعقاد پذیر ہوئی۔

مذکورہ تاریخ سے ایک روز پہلے دارالعلوم کا تعلیمی لائحہ عمل مرتب کرلیا گیا تھا اور حضرۃ الشیخ کے مشورہ سے کتابوں کی تقسیم اور نظام الاوقات کی ترتیب عمل میں آچکی تھی، ۱۹/اپریل کو ۸ بجے صبح دارالعلوم کی مجلس منتظمہ کے مقامی اراکین نیز دوسرے عمائدین بنارس مرکزی دارالعلوم کے کشادہ اور وسیع کمروں میں تشریف لانے لگے اور تھوڑی ہی دیر میں ایک اچھا خاصا اجتماع ہوگیا۔

جناب قاری عبیدالرحمٰن صاحب نے قرآن پاک کی تلاوت کی، اور حضرت مولانا عبدالمجید حریری کے ارشاد پر حضرۃ الشیخ نے اپنی پراثر اور دلپذیر تقریر سے اس مجلس کی کارروائی کا افتتاح فرمایا، حضرۃ الشیخ کی تقریر کم وبیش آدھ گھنٹہ تک جاری رہی جس میں آپ نے مرکزی دارالعلوم میں تعلیم کے آغاز کی مبارک ساعت آجانے پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الہدیٰ دربھنگہ شمارہ یکم جنوری ۱۹۶۶ء منقول از مقالہ عالمیت خورشید عبدالجلیل ص ۲۶۲)

الہدیٰ میں شائع شدہ فہرست میں جناب حافظ محمد یحییٰ صاحب کا نام نہیں ہے۔ شاید سہواً چھوٹ گیا ہے، محترم ناظم صاحب مرکزی دارالعلوم مولانا عبداللہ سعود صاحب کی فراہم کردہ فہرست سے اس سہو کی تلافی کی گئی ہے۔ مگر اس فہرست میں ایک دوسرا سہو یہ ہو گیا ہے کہ مذکورہ پہلی مجلس منتظمہ کی تشکیل کو مورخہ ۲۲ر مارچ ۱۹۶۶ء مطابق ۲۸ر ذوالقعدہ ۱۳۸۵ھ میں ہونا دکھایا گیا ہے جب کہ اولین ناظم مرکزی دارالعلوم مولانا عبدالوحید صاحب کی مذکورہ تحریر سے ثابت ہے کہ مرکزی دارالعلوم کی پہلی مجلس منتظمہ کی تشکیل جنوری ۱۹۶۶ء سے پہلے ہوئی ہے، البتہ مجلس منتظمہ کے عہدہ داران کا انتخاب مورخہ ۲۲ر مارچ ۱۹۶۶ء میں دارالعلوم کے تعلیمی افتتاح کے موقع پر ہوا ہے جیسا کہ مولانا مختار احمد صاحب ندوی رکن مجلس منتظمہ نے تقریب افتتاح سے متعلق اپنی تفصیلی رپورٹ (شائع شدہ اہل حدیث دہلی یکم اپریل ۱۹۶۶ء) میں تحریر فرمایا ہے جس کا ذکر آگے آرہا ہے۔

دستور ساز کمیٹی کی تشکیل اور دستور کی ترتیب:

مذکورہ بالا ۱۸ر نومبر ۱۹۶۵ء کی میٹنگ میں پاس شدہ قرارداد کے مطابق مجلس منتظمہ مرکزی دارالعلوم نے اپنی پہلی میٹنگ منعقدہ بر مکان حاجی محمد صدیق صاحب مدنپورہ بتاریخ ۷ر شوال ۱۳۸۵ھ مطابق ۳۰ر جنوری ۱۹۶۶ء میں جو اہم فیصلے کئے ان میں ایک دستور ساز کمیٹی کی تشکیل ہے، جس کے اراکین گرامی حسب ذیل تھے:

۱۔ مولانا محمد احمد صاحب ناظم مدرسہ فیض عام مئو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ مولانا عبدالجلیل رحمانی صاحب ناظم دارالعلوم ششہنیاں، بستی

۳۔ جناب عبدالحی صاحب رکن انجمن جامعہ رحمانیہ، بنارس

۴۔ مولانا عبدالوحید صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ رحمانیہ بنارس

۵۔ مولانا محمد ادریس آزاد رحمانی صاحب استاذ جامعہ رحمانیہ بنارس

(دستور ساز کمیٹی نے انتہائی مستعدی اور دیدہ وری ودقت رسی کے ساتھ مرکزی دارالعلوم کے دستور اور قواعد وضوابط کا خاکہ ترتیب دیا جو مجلس منتظمہ کی آئندہ میٹنگ میں پیش ہوا، جیسا کہ اس کا آگے ذکر آرہا ہے) (*)

مجلس منتظمہ کی مذکورہ پہلی میٹنگ میں اساتذہ کی تقرری اور طلبہ کے داخلہ سے متعلق ایک سلیکشن بورڈ بنایا گیا تھا جس کے معزز ارکان تھے:

۱۔ مولانا عبدالمجید صاحب حریری۔ بنارس

۲۔ مولانا محمد احمد صاحب ناظم مدرسہ فیض عام، مئو

۳۔ شیخ الحدیث مولانا عبیداللہ صاحب رحمانی مبارکپوری

(یہ تفصیلات محترم مولانا عبداللہ سعود ناظم اعلیٰ مرکزی دارالعلوم نے فراہم کی ہیں)

مجلس منتظمہ کی میٹنگ، دستور کی خواندگی ومنظوری اور مجلس منتظمہ کے عہدہ داران کا انتخاب:

مولانا مختار احمد صاحب ندوی رکن مجلس منتظمہ مرکزی دارالعلوم، مرکزی

(*) اس دستور کا ایک قلمی نسخہ حضرت شیخ الحدیث مبارکپوری رحمہ اللہ کے باقیات صالحات میں آپ کے خلف الرشید محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب رحمانی / حفظہ اللہ کے پاس محفوظ ہے، اس کے ٹائٹل پر مرقوم ہے "دستور وقواعد وضوابط مرکزی دارالعلوم، منظور کردہ مجلس منتظمہ، مورخہ ۲۲/مارچ ۱۹۶۶ء"۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دارالعلوم کے تعلیمی افتتاح کی پروقار تقریب سے متعلق اپنی رپورٹ (اہلحدیث دہلی، اپریل ۱۹۶۶ء) میں ''مجلس منتظمہ کا اجلاس'' کے عنوان کے تحت تحریر فرماتے ہیں:

''۲۲/مارچ ۱۹۶۶ء کو صبح حاجی محمد صدیق صاحب کی کوٹھی میں مرکزی دارالعلوم کی مجلس منتظمہ کا ایک اجلاس ہوا جس میں دارالعلوم کے لئے مرتبہ دستور کی ایک ایک دفعہ پر غور وخوض ہوا، اور منظوری دی گئی''۔

بعدازاں مجلس منتظمہ کے حسب ذیل عہدداران کا انتخاب متفقہ طور پر عمل میں آیا:

۱۔حضرت مولانا عبیداللہ صاحب شیخ الحدیث مبارکپوری	صدر
۲۔محترم حاجی محمد صدیق صاحب رئیس جماعت اہل حدیث بنارس	نائب صدر
۳۔مولانا مختار احمد صاحب ندوی	نائب صدر
۴۔مولانا عبدالوحید صاحب، بنارس	ناظم
۵۔مولوی محمد زبیر صاحب بنارس	نائب ناظم
۶۔جناب عبدالحی صاحب بنارس	خازن ''۔

مولانا عبداللہ سعود ناظم مرکزی دارالعلوم (جامعہ سلفیہ) کی فراہم کردہ فہرست میں یہ اضافہ ہے:

۷۔جناب محمد اشفاق احمد وزیری صاحب بھدوہی	نائب ناظم
۸۔مولانا محمد احمد صاحب ناظم مدرسہ فیض عام، مئو	محاسب

نیز مولانا عبداللہ سعود صاحب کی مذکورہ فہرست میں جناب عبدالحی صاحب نائب ناظم اور مولوی محمد زبیر صاحب خازن ہیں، جب کہ مولانا آزاد رحمانی صاحب نے بھی ''افتتاح نمبر'' میں شائع اپنے مضمون ص ۵ میں مولوی محمد زبیر صاحب کو نائب ناظم مرکزی دارالعلوم لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرکزی دارالعلوم کے تعلیمی افتتاح کی مبارک تقریب

مجلس منتظمہ اور مجلس استقبالیہ کی ایک مشترکہ میٹنگ مورخہ..................

میں تقریب افتتاح کی قطعی تاریخ اور اس مناسبت سے دوروزہ اجلاس عام منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا یعنی ۲۷/و۲۸ ذوالقعدہ ۱۳۸۵ھ مطابق ۲۱/و۲۲/مارچ ۱۹۶۶ء بروز دوشنبہ وسہ شنبہ اور اس کے لئے تیاریاں شروع کردی گئیں مولانا عبد الوحید صاحب سلفی (ناظم مرکزی دارالعلوم) تقریب افتتاح سے متعلق اپنی ایک رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:

> ''مرکزی دارالعلوم کا افتتاحی اجلاس جس اہتمام سے منعقد کیا گیا اس کا تقاضا تھا کہ اس سلسلہ کے اخراجات بھی زیادہ ہوں چنانچہ ان باتوں کا اندازہ کرکے دارالعلوم کی مجلس استقبالیہ نے اس اجلاس کے اخراجات کی فراہمی کا انتظام بہت پہلے سے شروع کردیا تھا، اور اللہ کے فضل سے اس سلسلہ میں جو کوششیں کی گئیں وہ بارآور ہوئیں اس لئے ہم اس حقیقت کے اظہار میں مسرت محسوس کرتے ہیں کہ افتتاحی اجلاس کے اخراجات کے سلسلہ میں مرکزی دارالعلوم کے فنڈ پر کوئی بار نہیں پڑا''

(پندرہ روزہ الہدیٰ دربھنگہ شمارہ یکم مئی ۱۹۶۶ء)

مولانا محمد ادریس آزاد رحمانی تقریب افتتاح کے شایان شان اہتمام اور اس کی جماعتی وعلمی قدر و قیمت پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنے مضمون ''مرکزی دارالعلوم کی تقریب افتتاح کی ایک جھلک'' میں تحریر فرماتے ہیں:

> ''مرکزی دارالعلوم کی تقریب افتتاح اپنی شاندار روایات کے ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری جماعتی زندگی کا ایک ایسا قابل فخر کارنامہ ہے جس کی یاد مدت العمر فراموش نہیں ہوسکتی ۲۹ رنومبر ۱۹۶۳ء کی تقریب سنگ بنیاد، اور اس کے بعد ۲۱ رمارچ ۱۹۶۶ء کا جشن افتتاح بنارس کی سرزمین پر رونما ہونے والی دو ایسی قیمتی حسین اور قابل فخر یادگاریں ہیں جن کے دامن سے جماعتی بیداری اور دینی وعلمی رفعت وارتقاء کے ہزاروں خوش گوار انقلابات وابستہ ہیں۔

مرکزی دارالعلوم کی تقریب افتتاح سے ہند کے اہل حدیثوں کی جماعتی بیداری اوران کی دینی وعلمی ترقی وسربلندی کا رشتہ وابستہ ہے، اس لئے یہ بات یقینی تھی کہ یہ تقریب جتنی شاندار ہوگی نتائج بھی اسی قدر دوررس اور خوش آئند ہوں گے، چنانچہ دارالعلوم کے ذمہ داروں کی طرف سے مدینہ یونیورسٹی جامعہ اسلامیہ مدینہ منور کے وائس چانسلر (عالم اسلام کی معروف شخصیت فضیلت مآب) شیخ عبدالعزیز بن باز کو دارالعلوم کے تعلیمی افتتاح کے لئے جمادی الاخری ۱۳۸۵ھ میں دعوت نامہ ارسال کیا گیا، چونکہ یہ دعوت دینی اخوت ومحبت اور دلی اخلاص کے ساتھ دی گئی تھی اس لئے از دل خیزد و بر دل ریزد کے بمصداق اس دعوت کا اثر شیخ کے دل پر بہت گہرا ہوا اور انھوں نے جواب میں جوگرامی نامہ ارسال فرمایا وہ یہ تھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

المملكة العربية السعودية

الجامعة الاسلامية بالمدينة المنوره

التاريخ ١٣٨٥/٨/١٨ھ

مـن عبدالعزيز بن عبدالله بن باز الى حضرة الاخ المكرم الشيخ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالوحيد سكريتر لجنة الجامعه الرحمانيه رفعه الله

سلام عليكم ورحمة الله وبركاته، وبعد

فقد سرنا تناول خطابكم المورخ ١٦/٦/١٣٨٥ھ حيث حمل البشرىٰ بقرب افتتاح جامعتكم التى نرجو الله لها طول البقاء والتوفيق لما فيه خير الاسلام والمسلمين، وقد سررنا كثيرا بالاطلاع على خارطة الجامعة فانه لمشروع جليل نرجو الله التوفيق للقائمين على تنفيذه، كما نرى ان تكتبوا لجلالة الملك فيصل فى الموضوع ليساهم فيه بقسط كبير ان شاء الله، لان الموضوع ذو اهمية ويحتاج الى مساعدة كبيرة۔ وارسال الطلب من اللجنة القائمة على تنفيذ المشروع أجدى وانفع ان شاء الله تعالىٰ۔

وانا ان شاء الله سأحضر عند افتتاح الدراسة فى الجامعة، وان لم اجد فرصة فاستنيب من أراه صالحا لذلك، وسنرسل اليكم مايستطيع الحصول عليه ان شاء الله، وفقكم الله وسدد خطاكم، والسلام عليكم۔

نائب رئيس الجامعة الاسلامية

عبدالعزيز بن عبدالله بن باز

تقریب افتتاح کی تاریخیں چونکہ موسم حج میں رکھی گئی تھیں، اور ان ایام میں شیخ نہایت مصروف ہوتے ہیں، اس لئے تقریب افتتاح میں خود شریک نہ ہو پانے اور اپنا نمائندہ بھیجنے کے بارے میں ذمہ داران مرکزی دارالعلوم کو بذریعہ ٹیلیگرام مطلع فرمایا کہ ”ہمارے نمائندہ شیخ عبدالقادر شیبۃ الحمد پروفیسر جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ جامعہ مرکزیہ (مرکزی دارالعلوم) کے افتتاحی اجلاس میں شرکت کے لئے افتتاح سے دو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن قبل روانہ ہو جائیں گے۔ ان شاء اللہ۔

نیز ٹیلیگرام میں یہ خوش خبری بھی دی کہ "ملک معظم فیصل نے مرکزی دارالعلوم کو دو استاذ دینا منظور فرما لیا ہے، اس لئے ہمیں امید ہے کہ آپ ہم کو مطلع کریں گے کہ ہم ان اساتذہ کو کب تک روانہ کریں۔(*)

مرکزی دارالعلوم کی تاریخ میں یہ بات بہت نمایاں اور روشن ہے کہ اس کا سنگ بنیاد سعودی عرب کے سابق سفیر برائے ہند جناب یوسف الفوزان نے سلطان سعود کی نیابت فرماتے ہوئے رکھا تھا، اور اس موقع کے اپنے خطاب میں یہاں مکرر آنے کی خواہش ظاہر فرمائی تھی، اس لئے تعلیمی افتتاح کے پرمسرت موقع سے ذمہ داران مرکزی دارالعلوم نے عالی جناب یوسف الفوزان اور موجودہ سفیر سعودی عرب برائے ہند عالی جناب محمد الحمد الشبیلی کو خصوصیت کے ساتھ تقریب افتتاح میں شرکت کی دعوت دی، اس کے جواب میں عالیجناب یوسف الفوزان نے لکھا کہ:

"بعد مسافت کے باعث اس جشن افتتاح میں میری شرکت تو مشکل ہے لیکن ہندوستان میں سعودیہ کے موجودہ سفیر ہر حیثیت سے اس اہم جشن مسرت میں مدعو کئے جانے کے مستحق ہیں، اور وہ مجھ سے زیادہ اس تقریب افتتاح کو کامیاب بنانے کی اہلیت رکھتے ہیں"

شیخ ابن باز کے ٹیلیگرام کی روشنی میں شیخ عبدالقادر شیبۃ الحمد کی تشریف آوری کے متعلق یقین تھا کہ وہ تاریخ افتتاح ۲۱؍مارچ سے ایک دو روز پہلے ضرور دہلی پہونچ

(*) یہ دو استاذ شیخ صالح العراقی اور شیخ ربیع ھادی المدخلی، اپریل ۱۹۶۸ء میں مرکزی دارالعلوم تشریف لائے۔ ڈاکٹر حافظ مقتدیٰ حسن ازہری کی مرکزی دارالعلوم میں تقرری ان شیوخ سے چند ماہ پہلے جنوری ۱۹۶۸ء میں ہوئی تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائیں گے اسی مناسبت سے شیخ کے دہلی میں استقبال کے لئے جناب حاجی عبیداللہ صاحب حریری اور جناب حاجی عبدالغفار صاحب پر مشتمل ایک وفد دہلی روانہ کیا گیا، وفد نے دہلی پہونچ کر سعودی سفارت خانے سے رابطہ قائم کیا تو انھیں بتایا گیا کہ شیخ ان شاءاللہ آج ہی (۲۰ مارچ) دہلی آجائیں گے، سفیر صاحب نے خواہش ظاہر کی کہ بنارس کا جو وفد شیخ کے استقبال کے لئے دہلی آیا ہوا ہے وہ سفارت خانہ آجائے تاکہ ہم سب لوگ ساتھ چل کر ہوائی اڈہ پر شیخ کا استقبال کریں، چنانچہ اراکین وفد سفارت خانہ پہونچے اور وہاں سے سفیر محترم کے ہمراہ سب لوگوں نے ہوائی اڈہ پہونچ کر شیخ کو خوش آمدید کہا اور ان کا پرتپاک استقبال کیا، پھر یہ پورا وفد دہلی سے بذریعہ طیارہ بنارس کے لئے روانہ ہوا، شام تک بابت پور پہونچا، اور وہاں سے بنارس کے ہائی کلاس ہوٹل، ہوٹل کلارک پہونچا جہاں سفیر محترم اور شیخ مکرم کے قیام کا انتظام تھا، ۲۰ / مارچ کی شب معزز مہمانوں نے یہیں آرام فرمایا:

۲۱ / مارچ کی صبح کو جب اس بات کا اطمینان ہوگیا کہ ہمارے معزز مہمان سفر کی صعوبت سے کچھ آرام پاچکے ہیں، تو ۸ بجے کے بعد حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب آروی، حضرت شیخ الحدیث مولانا عبیداللہ صاحب رحمانی، حضرت مولانا عبدالمجید صاحب الحریری اور حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب بمبئی، کی معیت میں معززین جماعت کا ایک وفد کاروں کے ذریعہ ہوٹل کلارک روانہ ہوا اور معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا ان کا پرتپاک استقبال کیا، شیخ مکرم اور سفیر محترم سے دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔

مرتبہ لائحہ عمل کے مطابق حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب آروی اور حضرت شیخ الحدیث مبارکپوری کی قیادت میں معززین جماعت مہمانان گرامی قدر شیخ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسرت کا اظہار فرمایا اور اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی کہ یہ مرکزی ادارہ ہمارے حوصلوں کے مطابق دین کی خدمت انجام دے کر جماعت اور ملک وقوم کی امیدوں کو پورا کرے اور سب کے لئے پیام رحمت بن جائے۔

مرکزی دارالعلوم کے عظیم منصوبہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ آج ہم جس بے سروسامانی کی حالت میں کام کی ابتداء کررہے ہیں، ان شاء اللہ، مستقبل قریب میں ہماری یہ حالت نہ رہے گی، دین کا کام ہمیشہ بے سروسامانی ہی کی حالت میں شروع ہوتا ہے، مگر رفتہ رفتہ اللہ تعالیٰ اسے کامیابی کی منزل سے ہمکنار کردیتا ہے، لیکن ہمت واستقلال اس کے لئے بہت ضروری ہے۔

طلبہ اور اساتذہ کی ذمہ داریوں پر بھی آپ نے موثر انداز میں روشنی ڈالی اور ان کو لوگوں کے لئے نمونہ بننے کی تاکید فرمائی، پھر عمائدین کو خطاب کرکے فرمایا جس طرح جماعت نے آپ پر اعتماد کرکے دارالعلوم کی ذمہ داریاں آپ کے سپرد کی ہیں، اسی طرح اس قوم کے بچے بھی ایک امانت ہیں، ان کی اخلاقی نگرانی اور عمدہ تربیت کا خیال ہر حال میں مقدم ہے، (کسی اچھے تعلیمی ادارہ کے لئے کن چیزوں کی زیادہ اہمیت ہوتی ہے اس پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا: اس کے لئے تین چیزوں کی سب سے زیادہ اہمیت ہوتی ہے، لائق اساتذہ، اچھے طلبہ اور اچھی لائبریری ان کے بغیر اچھے تعلیمی ادارہ کا تصور بے معنی ہے۔) (*)

اخیر میں شیخ نے دارالعلوم اس کے معاونین، کارکنوں، سرپرستوں اور

(*) اضافہ از روایت مولانا نورالعین سلفی / حفظہ اللہ مولانا مدرسہ فیض عام میں فضیلت آخر میں راقم الحروف کے ہم درس تھے مرکزی دارالعلوم میں اعلان داخلہ کے بعد مدرسہ فیض عام سے مرکزی دارالعلوم چلے گئے، اور فضیلت اول میں داخلہ لیا، یعنی آپ بھی مرکزی دارالعلوم کے اولین طلبہ، اولین متخرجین اور ممتاز فضلاء متقدمین میں سے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بانیوں کے حق میں دعا فرمائی، اور دارالعلوم کی ترقی کی دعا پر اپنی تقریر ختم کی۔

حضرت الشیخ کی تقریر کے بعد، اساتذہ اپنی اپنی مسند درس پر بیٹھے اور زیر درس کتابوں کے اسباق کی ابتداء کی"۔

(پندرہ روزہ "الہدیٰ" دربھنگہ، شمارہ یکم مئی ۱۹۶۶ء، خورشید عبدالجلیل کے مقالہ علیت (ص ۲۹۷-۲۹۹) میں ناظم صاحب کی یہ تحریر "الاسلام" دہلی شمارہ مئی ۱۹۶۶ء سے منقول ہے)

مرکزی دارالعلوم نے (جو بعد میں جامعہ سلفیہ سے موسوم ومعروف ہوا) بہت کم مدت میں جو ظاہری ومعنوی ترقی وبلندی اور نیک نامی حاصل کی وہ برصغیر کے شاید ہی کسی قدیم وجدید تعلیمی ادارے کو حاصل ہوئی ہو، اس کی تعلیمی، تصنیفی اور اشاعتی خدمات اور انتاجات اور علمی اجتماعات کی تفصیل جامعہ کی مکمل ومفصل تاریخ لکھنے والے بیان کریں گے، ذمہ داران جامعہ کو چاہئے کہ جامعہ کے کسی لائق استاذ کو جسے اس موضوع سے دلچسپی ہو اس کام کے لئے فارغ کردیں اور ان کا ہر ممکن تعاون فرمائیں، زیادہ تاخیر کی صورت میں حقائق اور صحیح معلومات پر مبنی تاریخ مرتب کرنے میں دشواری پیش آسکتی ہے، امید ہے کہ گرامی قدر صدر جامعہ اور محترم ناظم جامعہ حفظہم اللہ اس طرف خصوصی توجہ مبذول فرمائیں گے۔

والله تعالیٰ هو ولی التوفيق وبه نستعين وصلى الله على خاتم النبيين وامام المرسلين محمد وعلى آله وصحبه وسلم وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

محفوظ الرحمٰن فیضی
مئوناتھ بھنجن
(9795252620)

۱۴ر شعبان المعظم ۱۴۳۴ھ
۲۴ر جون ۲۰۱۳ء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفیات الاعیان، رحمہم اللہ تعالیٰ

کتابچہ ہذا میں آمدہ چند مشاہیر علمائے جماعت کے اسمائے گرامی اور ان کی تاریخ وفات:

اسمائے گرامی	تاریخ وفات
محدث کبیر مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری (صاحب تحفۃ الاحوذی)	۱۹۳۵ء
شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری	۱۹۴۸ء
مولانا محمد صاحب جونا گڈھی	۱۹۴۱ء
مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی	۱۹۵۶ء
مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی	۱۹۴۹ء
مولانا عبدالوہاب صاحب آروی	۱۹۸۳ء
مولانا محمد حسین صاحب میرٹھی	۱۹۷۱ء
مولانا عبدالاحد صاحب بنارسی (مدن پورہ، بنارس)	۱۹۶۱ء
الحاج عبدالحق صاحب بنارسی (والد محترم مولانا عبدالوحید ناظم صاحب)	۱۹۵۷ء
مولانا عبدالمتین صاحب بنارسی	۱۹۶۴ء
مولانا عبدالمجید صاحب حریری بنارسی	۱۹۷۲ء
مولانا ابومسعود قمر صاحب، بنارسی	۱۹۷۲ء
الحاج محمد فاروق صاحب بنارسی	۱۹۶۰ء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحاج محمد صدیق صاحب بناری	۱۹۸۹ء
مولانا عبدالخبیر صاحب صادق پوری، پٹنہ	۱۹۷۳ء
مولانا محمد احمد ناظم صاحب جامعہ فیض عام، مئو	۱۹۸۲ء
شیخ الحدیث مولانا عبیداللہ صاحب رحمانی مبارکپوری	۱۹۹۴ء
مولانا نذیر احمد صاحب رحمانی، املوی (املو، مبارکپور)	۱۹۶۵ء
مولانا محمد ادریس آزاد رحمانی املوی (املو، مبارکپور)	۱۹۷۸ء
مولانا محمد داؤد راز صاحب دہلوی (میوات، ہریانہ)	۱۹۸۱ء
الحاج محمد صالح صاحب دہلوی	۱۹۷۳ء
مولانا ڈاکٹر سید عبدالحفیظ صاحب سلفی، دربھنگہ	۱۹۹۹ء
خطیب الاسلام مولانا عبدالرؤف رحمانی جھنڈانگری	۱۹۹۹ء
مولانا عبدالوحید سلفی ناظم صاحب مرکزی دارالعلوم جامعہ سلفیہ	۱۹۸۹ء
مولانا عبدالوحید رحمانی، شیخ الجامعہ جامعہ سلفیہ	۱۹۹۷ء
مولانا عبدالعظیم عبدالحق، بناری (مدن پورہ، بنارس)	۱۹۹۰ء
مولوی زبیر احمد مولانا عبدالمتین بناری	۱۹۸۱ء
جناب عبدالحی عبدالاحد بناری	۱۹۹۴ء
مولانا عبدالشکور شکراوی، میوات، ہریانہ	۱۹۶۱ء
مولانا محمد اسماعیل صاحب رائیدرگ	۱۹۸۳ء
مولانا عبدالواجد عمری رحمانی، پیارم پیٹ، مدراس	۱۹۸۹ء
مولانا محمد یحییٰ انصاری، تانتی باغ، کلکتہ	۱۹۸۷ء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالجلیل صاحب رحمانی، (سدھارتھ نگر)	۱۹۸۶ء
مولانا عبدالمبین منظر صاحب، (سدھارتھ نگر)	۱۹۸۹ء
مولانا علی احمد صاحب بناری	۱۹۸۷ء
مولانا عبدالقدوس صاحب بناری	۱۹۹۸ء
مولانا محمد یحیی صاحب بناری	۲۰۰۴ء
مولانا مختار احمد صاحب ندوی مئوناتھ بھنجن	۲۰۰۷ء
ڈاکٹر حافظ مقتدیٰ حسن ازہری، مئوناتھ بھنجن	۲۰۰۹ء
مولانا جاوید اعظم صاحب، بنارس	۲۰۱۱ء

رحمهم الله تعالی وتقبل حسناتهم ورفع درجاتهم فی جنات النعيم،

آمین ثم آمین

☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استدراک

۱۔ متعلقہ ص ۳۴

یاد ش بخیر! محترمی ومکرمی مولانا عبدالحمید رحمانی رحمہ اللہ (متوفی ۲۰/اگست ۲۰۱۳ء) سے ان کی وفات کے برس دن پہلے ناچیز نے بذریعہ موبائل رابطہ کر کے دریافت کیا تھا کہ کیا نوگڈھ کانفرنس میں مرکزی دارالعلوم کے قیام سے متعلق کوئی تجویز آئی تھی اور کوئی قرارداد پاس ہوئی تھی؟ تو اس کا ذکر کہاں ملے گا؟ مولانا نے بتایا کہ ان دنوں میں بھی ایک ضرورت سے ''ترجمان'' (دہلی) کی فائلوں کو دیکھ رہا ہوں، ایک دوروز کے بعد کچھ بتاتا ہوں، چنانچہ مولانا موصوف نے خود دوسرے روز موبائل پر ہیچمدان سے رابطہ کیا اور کہا ''مولوی محفوظ! مجھے ایسی کسی تجویز وقرارداد کا کسی کی تحریر میں کوئی ذکر نہیں ملا، نوگڈھ کانفرنس نمبر میں نہ کسی دوسرے شمارہ میں''۔

میں نے ان ہی دنوں استاذ مکرم ومحترم مولانا شیخ محمد الاعظمی/ حفظہ اللہ سے بھی مذکورہ سوال کیا تھا تو انھوں نے بھی یہی جواب دیا تھا کہ ''مجھے تو ایسا کچھ نہیں یاد آرہا ہے کہ نوگڈھ کانفرنس میں مرکزی دارالعلوم کے قیام سے متعلق کوئی تجویز کسی اجلاس میں آئی تھی اور اس کے متعلق کوئی قرارداد پاس ہوئی تھی۔ حالانکہ میں کانفرنس میں اسٹیج پر نہ سہی لیکن سامعین کی صف میں تمام اجلاسوں میں شریک رہا'' فرمایا وہاں اس وقت اس کا کوئی ذکر مذکور نہیں تھا، البتہ دستور جدید کی تشکیل پر بحث ومباحثہ ہورہا تھا''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ متعلقہ حاشیہ ص ۷۷

ناچیز راقم الحروف کو مرکزی دارالعلوم کے سنگ بنیاد کی پر مسرت تقریب میں بھی اور تعلیمی افتتاح کی مبارک علمی تقریب میں بھی شرکت کی سعادت حاصل ہے، فضیلۃ الشیخ عبدالقادر شیبۃ الحمد کے افتتاحی درس کے وقت ڈائس پر طلبہ کے پیچھے تھوڑی دوری پر ناچیز نے بھی کسی طرح جگہ پالی تھی، اور اس طرح ناچیز کو شیخ سے براہ راست بلا واسطہ صحیح بخاری کی پہلی حدیث کا سماع اور شیخ کے فاضلانہ درس سے استفادہ کا شرف حاصل ہے۔ فللّٰه الحمد وله المنة۔ ؎

مستی کے لئے بوئے مئے تند ہے کافی
میخانے کا محروم بھی محروم نہیں ہے

محفوظ الرحمٰن فیضی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولف ایک نظر میں

نام ونسب: محفوظ الرحمٰن فیضی بن حاجی منظور الحسنؒ بن حاجی حافظ ثناء اللہؒ

ولادت: ۱۹۴۶ء، مئوناتھ بھنجن، یو۔ پی

تعلیم: ابتدائیہ تا ثانویہ جامعہ عالیہ عربیہ، مئو
عالمیت وفضیلت جامعہ فیض عام، مئو

تکمیل وفراغت: از جامعہ فیض عام۔ ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء

تدریسی سلسلہ: جامعہ فیض عام میں از ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء بحیثیت مدرس درجات عربیہ تا ۱۹۸۲ء، واز ۱۹۸۲ء بحیثیت صدر مدرس تا ریٹائرمنٹ جون ۲۰۰۸ء

بعض تصانیف وتراجم:

◆ ثنائیات موطا الامام مالکؒ (عربی)۔ ◆ زیورات میں زکوٰۃ ◆ تذکرہ مولانا محمد احمد ناظم صاحب جامعہ فیض عام۔ ◆ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب کے بارے میں دو متضاد نظریئے۔ ◆ مسئلہ امام مہدی آخر الزماں ◆ قبروں پر مساجد اور اسلام (ترجمہ) ◆ اتباع سنت اور تقلید ائمہ اربعہ کی نظر میں (ترجمہ) ◆ سنت فجر کے احکام ومسائل (ترجمہ) ◆ یتیم پوتے کی وراثت ومحجوبیت ◆ ہبہ وعطیہ میں اولاد کے درمیان عدل ◆ آدم وحواء علیہما السلام کے متعلق تین اہم علمی مسائل ◆ صف بندی کا مسنون طریقہ وصل نہ کہ فصل ◆ قومہ میں ارسال یدین نہ کہ وضع یدین ◆ دین ومذہب اور کمیونزم ◆ خلیج کی خطرناک صورت حال (بموقع حملۂ عراق بر کویت) ◆ مبادی اصول حدیث ◆ مبادی عروض وقوافی ◆ نماز نبوی وغیرہ ◆ استدراکات العلامۃ الالبانی علی الامام حاکم فی مستدرکہ وعلی الحافظ الذہبی فی تلخیصہ (عربی) زیر تسوید، سہل اللہ اتمامہ) ◆ تشہد میں انگشت شہادت سے اشارہ اور اس کی ہیئت وکیفیت ◆ سفر وحضر میں جمع بین الصلاتین ◆ تاریخ مرکزی دار العلوم (جامعہ سلفیہ، بنارس)

ہے مشق قلم جاری کچہری کی مصیبت بھی اک طرفہ تماشا ہے فیضی کی طبیعت بھی

اعوذ باللہ من جھد البلاء ودرک الشقاء وسوء القضاء وشماتۃ الاعداء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جامعہ سلفیہ ایک دعوت ایک تحریک

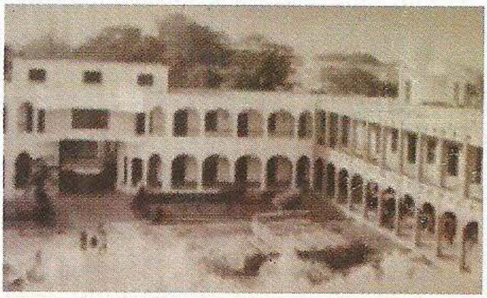

MAKTABA AL-FAHEEM
Raihan Market, 1st Floor, Dhobia Imli Road
Sadar Chowk, Maunath Bhanjan - (U.P.) 275101
Ph.: (O) 0547-2222013, Mob. 9236761926, 9889123129, 9336010224
Email : faheembooks@gmail.com
Facebook : maktabaalfaheem

₹ 55/-